سلسلۂ اشاعت 45

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلِ حدیث

کے چار مراکز

سیاسی مرکز (پٹنہ)

علمی مرکز (بھوپال)

www.KitaboSunnat.com

تدریسی مرکز (دہلی)

تالیف

عبدالرشید عراقی

روحانی مرکز (امرتسر)

مقدمہ

محمد افضل الاثری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سلسلۃ المنشورات 45

اھلِ حدیث

کے چار مراکز

سیاسی مرکز (پٹنہ)

علمی مرکز (بھوپال)

تدریسی مرکز (دہلی)

روحانی مرکز (امرتسر)

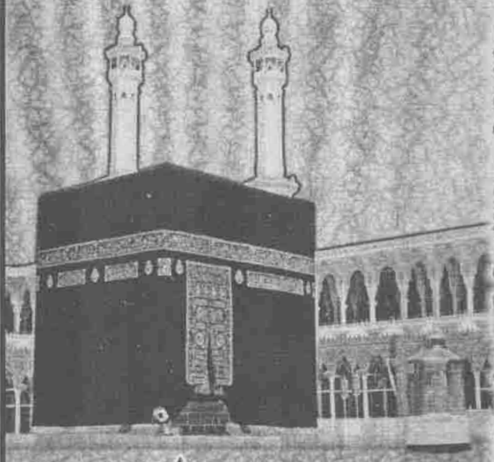

تالیف
عبدالرشید عراقی

مقدمہ
محمد افضل الاثری

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ منشورات مکتبۃ السنۃ 45

(جملہ حقوق نقل واشاعت محفوظ ہیں)

نام کتاب : اہل حدیث کے چار مراکز

مولف : عبدالرشید عراقی

تقدیم : محمد افضل اثری

مضمون : تاریخ/خدمات

تعداد صفحات : 98

سائز : 23x36=16

کمپوزنگ : السنۃ کمپوزنگ سینٹر-فون:4315324

تعداد کتاب : 1000

طبع : پہلی بار

تاریخ طباعت: 12 ربیع الثانی 1423ھ 2002ء

قیمت : 50

ناشر : مکتبۃ السنۃ' الدار السلفیۃ لنشر التراث الاسلامی

18--سفید مسجد بالمقابل پولیس تھانہ سولجر بازار نمبر 1-کراچی 74400

فون نمبر: 5381717 - 7226509

فیکس نمبر: 92-21-241958/4315324

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

767

انتساب

مولانا عبدالقادر ندوی

صدر جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن

کے نام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
1	انتساب	3
2	فہرست	6-4
3	مقدمہ ناشر	7
4	ہندوستان سے متعلق خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی	10
5	ہندوستان میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی آمد	11
6	ابتدائی صدیوں کے مسلمان اہل حدیث تھے	13
7	پیش لفظ از مولف	19
8	تحریک اہل حدیث	22
9	مقدمہ / اہل حدیث اور اہل الرائے	30
10	استدلال وطریقہ استنباط وتخریج میں موازنہ	31
11	جماعت اہل حدیث	31
	باب اول اہل حدیث کا سیاسی مرکز پٹنہ	34
12	جہاد کے لئے تیاریاں	35

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

13	سید صاحب کی دعوت کا اہم عنصر	36
14	سید احمد شہید کی شہادت کے بعد	37
15	مولانا ولایت علی عظیم آبادی	39
16	سازش کا الزام اور مقدمات	41
17	تحریک کی کامیابی و ناکامی کے اسباب	45
	باب دوم اہل حدیث کا تدریسی مرکز	46
18	مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی کے انتقال کے بعد	52
19	دہلی کے علاوہ تدریسی مراکز	53
	باب سوم اہل حدیث کا علمی مرکز بھوپال	57
20	نواب صدیق حسن خان کی خدمات	58
21	بھوپال کے علاوہ برصغیر میں علمائے اہل حدیث کی علمی خدمات	61
	باب چہارم اہل حدیث کا روحانی مرکز (امرتسر)	75
22	مولانا سید عبداللہ غزنوی	75
23	شیخ عبداللہ غزنوی کی خدمات	80
24	درس وتدریس	80
25	لسانی تبلیغ	81
26	اشاعت کتب	82

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

27	اصلاحات	82
28	شیخ غزنوی کے احباب وتلامذہ	83
29	مولانا غلام رسول قلعوی	84
30	مولانا حافظ ابراہیم آرویؒ	85
31	مولانا رفیع الدین شکرانویؒ (بہاری)	86
32	مولانا قاضی طلاء محمد خان پشاوریؒ	87
33	مولانا محی الدین عبدالرحمٰن لکھویؒ	88
34	مولانا حافظ عبدالمنان وزیر آبادیؒ	89
35	مولانا غلام نبی الربانی سوہدرویؒ	90
36	سید عبداللہ غزنوی سے مماثلت	93
37	صوفی عبداللہ	95
38	مآخذ ومراجع	97

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ از ناشر

اسلاف کے علمی ورثہ کا احیاء آج کی اشد ضرورت ہے- نفع بخش علم یعنی قرآن و حدیث کی جگہ آج یونانی علوم نے لے لی ہے- ان علوم کی تیزابیت نے مسلم نوجوان کی روح کو گلا ڈالا ہے-

تاثیر میں اکسیر سے بڑھ کر ہے یہ تیزاب سونے کا ہمالہ ہو تو مٹی کا ہے ایک ڈھیر

دور حاضر کے مکتب و مدرسہ سے اکتساب فیض کرنے والا نوجوان آج اپنی تاریخ سے' اپنے اسلاف کے کردار سے اور ان کے علمی ورثہ سے بالکل غافل ہے- یہی وجہ ہے کہ اس کی روح تشنہ ہے وہ اضمحلال واضطراب و بے یقینی کی کیفیات سے دوچار ہے- بے کاری اور وقت کا ضیاع اس کا جزوِ زندگی ہے چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلاف کے احوال پر پڑی ہوئی گرد کی دبیز تہہ کو صاف کیا جائے- ان عظیم کرداروں کو زندہ کیا جائے جنہوں نے تاریخ کو اپنے لہو سے رقم کیا اور ان کے قلم کی روشنائی' گمراہی کی ظلمتوں میں نور ہدایت بن کر چمکی-

جن کی نگاہوں نے کی تربیتِ شرق و غرب ظلمتِ یورپ میں تھی جن کی خرد راہ بیں!

زیر نظر کتاب اسی سلسلے کی ایک کاوش ہے- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن اور حدیث پر کاربند رہنے کی جو تاکید فرما گئے تھے وہی اصل دین ہے- اسی اصل دین کے پیروکاروں نے قرآن و حدیث کو ہر دم سینے سے لگائے رکھا' اس کی حفاظت اس طرح کی کہ کسی بڑے سے بڑے شخص کے قول یا فعل کو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ بڑھنے دیا-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی بنیاد پر یہ افراد اصحاب الحدیث کہلائے- کتاب ھذا انہی مخلص افراد کی علمی و عملی کاوشوں کا مختصر جائزہ ہے-

راقم نے مولف کی اجازت سے اپنی یادداشت کے مطابق علماء' مصنفین' مبلغین وغیرھم' نیز پاکستان میں اس وقت معروف مدارس کے نام و بعض دوسرے معمولی اضافہ جات کئے ہیں تاہم بہت سے نام یقیناً رہ گئے ہونگے- اصحاب قلم کی جانب سے موصول ہونے پر ان شاء اللہ اگلے ایڈیشن میں نذر' قارئین کئے جائیں گے- اکثر علماء کی خدمات' تدریس' تصنیف' تبلیغ' جہاد' سیاست شرعیہ وغیرہ تمام امور کے اعتبار سے معروف و مشہور ہیں' اس لئے ان کا ذکر اس کتاب میں درج ہر شعبہ میں ہونا چاہیے تھا لیکن اختصار کے پیش نظر ماسوا چند ایک کے باقی علماء کرام کا نام صرف اس شعبہ میں ذکر کیا گیا ہے جس میں ان کی خدمات نسبتاً نمایاں ہیں قارئین اس سے قطعاً یہ مطلب نہ لیں کہ باقی امور میں ان کی خدمات نہیں ہیں- ؎

ہم آج بیٹھے ہیں ترتیب کرنے دفتر کو ورق جب اسکا اڑا لے گئی ہوا ایک ایک (حالی)

علاوہ ازیں "جماعت اہلحدیث کی تصنیفی خدمات" تالیف مولانا رئیس احمد ندوی' مولانا عبدالسلام مدنی' مولانا محمد مستقیم سلفی سے مندرجہ ذیل چند اقتباسات کا اضافہ بھی کر دیا ہے-

۱- ہندوستان سے متعلق خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشنگوئی-

۲- ہندوستان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آمد-

۳- ابتدائی صدیوں کے ہندوستانی مسلمان اہلحدیث تھے-

اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو مقبولیت خاص و عام کا شرف عطا فرمائے اور اس کے ہر قاری کو تعصب و تقلید کی بندشوں سے آزاد کر کے صحیح راستے پر چلنے کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توفیق نصیب فرمائے جو اس کے نزدیک مقبول ہے- آمین- نیز ناشر کو اللہ تعالیٰ استقامت سے نوازے اور شیاطین جن وانس کے مکروفریب سے امن میں رکھے- آمین ثم آمین-

کلمۂ تشکر: بموجب حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: "مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ"، ترمذی- ابوداود- مسند احمد: (جو لوگوں کا شکرادا نہ کرسکا وہ اللہ کا بھی شکرادا نہ کرسکا)

راقم الحروف عبدالرشید عراقی صاحب کا مشکور ہے جنہوں نے یہ کتاب ترتیب دی' نیز اپنے ادارہ المعہد الاسلامی کراچی سے آخری سال (صحیح الامام البخاری) کی طالبات (1) سیدہ امۃ العزیز بنت سید ابراہیم حسنی (2) امۃ المصور بنت یوسف مصطفی (3) امۃ الرقیب بنت فضل الرحمن (4) امۃ المهیمن بنت عبدالرشید کا ذکر بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ جنہوں نے بار بار مراجعہ اور پروف ریڈنگ میں بھرپور محنت کا ثبوت دیا- نیز شعبہ کمپیوٹر کی انچارج فرزانہ خان بنت عطاء اللہ خان کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے کہ کمپوزنگ کے سلسلہ میں ان تھک محنت کا ثبوت دیا- نیز اپنے اہل خانہ ام حبیبہ- عذرا خلیل کا اور دینی بہن عارفہ باجی صاحبہ اور خالہ شاہدہ اور بہن مصباح خانم اور عبداللہ فاروق اور ڈاکٹر نسیم عالم اور عبداللہ فیض اور محمد تنزیل کا بھی مشکور ہوں کہ کسی نہ کسی نوعیت کے اعتبار سے ان سب کا اس میں حصہ ہے- اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ سب کی محنت کو قبول کرے اور روزِ حساب سب کی میزانِ حسنات میں اس نیکی کو اپنے فضل عظیم اور رحمتِ واسعہ کے بہ سبب شامل کرے آمین-

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَهْلِ طَاعَتِهٖ

محمد افضل اثری مدیر

مکتبۃ السنۃ الدار السلفیۃ لنشر التراث الاسلامی- کراچی

۳ ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ- جون 2002ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان سے متعلق خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی

تاریخ ہند سے پوری واقفیت رکھنے والے اہل علم واصحاب نظر سے یہ حقیقت مخفی نہیں کہ خلفائے راشدین کے مبارک وزریں دورِ خلافت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسلامی دعوت لے کر ہندوستان پہنچ گئے تھے' اور اس وقت سے لے کر آج تک اس ملک میں مسلمان موجود وآباد ہیں۔ اور یہ تصدیق ہے ذیل کے اس ارشاد نبوت کی جس کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''يكون في هذه الأمة بعث إلى السند والهند فإن أنا أدركته فاستشهدت فذلك وإن أنا -فذكر كلمة- رجعت وأنا ابوهريرة المحرر قدأعتقني من النار'' (مسند احمد بن حنبل مع الفتح الرباني وبلوغ الاماني للعلامة عبدالرحمن الساعاتي ص:٤١٢ - ٤١١ ج: ٢٢)

وقال :وعدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة الهند فان استشهدت كنت من خير الشهداء ' الحديث(نیز ملاحظه هو مسند احمد مع تعليقات علامه احمد شاكر ص: ٩٧ والمستدرك للحاكم ص :٥١٤ ج:٣' وأشار اليه البخارى فى تاريخه الكبير كعادته فى الايجاز - و سنده صحيح)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیش گوئی فرمائی تھی کہ سندھ و ہند پر اسلامی حملے ہوں گے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ اس موقع پر اگر میں شریک جہاد ہوکر شہید ہوگیا تو بہترین شہداء میں سے ہوں گا اور اگر زندہ واپس آ گیا تو یہ شرکت میری نجات کا ذریعہ ہوگی۔

نیز حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے بسند صحیح مروی ہے کہ:۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عصابتان من أمتى أحرزهماالله من النار عصابة تغزوالهند وعصابة تكون مع عيسى بن مريم عليهما السلام (سنن نسائى كتاب الجهاد والفتح الربانى وبلوغ الامانى شرح مسند احمدص : ٤٢٢ ج : ٢٢) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میری امت کے دو گروہوں کو آتشِ جہنم سے محفوظ رکھے گا' ایک وہ جو ہندوستان پر چڑھائی کرے گا' اور دوسرا وہ جو حضرت عیسیٰ کی معیت میں جہاد کرے گا" ان احادیث سے صاف ظاہر ہے کہ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان پر اسلامی غزوات کی پیش گوئی کی تھی' اس سے جہاں ایک طرف ہندوستان پر ہونے والے اسلامی غزوات کی اہمیت ثابت ہوتی ہے وہاں دوسری طرف ملک ہندوستان کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے- یہی وجہ ہے کہ ہندوستان پر ہونے والی جہادی مہموں میں شرکت کی خواہش وتمنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جیسے صحابی کو بھی تھی- اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ بہت سے صحابہ کو ہندوستان میں آنے کا شوق وجذبہ اور حوصلہ رہا ہوگا-

ہندوستان میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی آمد

ہماری تحقیق کے مطابق خلفائے راشدین ہی کے زمانہ میں ہندوستان سے متعلق خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا پیش گوئی پوری ہوگئی تھی، تفصیل کا یہ موقع نہیں، مگر بطور اشارہ عرض ہے کہ امام ابوالحسن مدائنی مولود ۱۳۱ھ ومتوفی ۲۲۴ھ وامام ابن حزم اندلسی ظاہری متوفی ۴۵۶ھ کی تصریحات کا حاصل یہ ہے کہ ۱۶-۱۵ھ میں وفات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے چار پانچ سال بعد دورِ فاروقی میں بحرین وعمان کے گورنر حضرت عثمان بن العاص صحابی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سرکردگی میں ہندوستان پر موصوف کے دو بھائیوں حضرت حکم ومغیرہ (یہ دونوں صحابی ہیں) کی زیر قیادت متعدد حملے ہوئے' امام ابن حزم لکھتے ہیں:-

"وعثمان منهم من خيار الصحابة ولاه رسول الله صلى الله عليه وسلم الطائف و غزاه فارس وثلاثة من بلاد الهند وله فتوح" (جمهرة أنساب العرب لابن حزم ص: ٢٦٦ مصری) اس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت عثمان بن ابی العاص کی سرکردگی میں کم سے کم تین ہندوستان شہروں پر اسلامی حملے ہوئے اور فتوحات بھی ہوئیں۔

امام مدائنی کی تصریح کے مطابق حضرت عثمان کی خلافت میں ہندوستان پر ہونے والی جہادی مہمیں' ان کے بھائی مغیرہ وحکم کی سرکردگی میں پیش آئیں (فتوح البلدان و نزهة الخواطر میں اس کی تفصیل ملے گی) کتب رجال' تراجم اور تاریخ میں منقول ہے کہ:-"إن مجاشع بن مسعود غزى كابل من بلاد الهند" یعنی مشہور صحابی مجاشع بن مسعود نے سرزمین ہندوستان میں جہاد کیا (اصابہ واستیعاب وتاریخ الکامل لابن اثیر ص: ۴۹ ج: ۳) نیز حضرت سنان بن سلمہ بن المحبق الہذلی صحابی کی بابت مذکور ہے کہ:-" ولاه زياد غزوة الهند سنة خمسين وله خبر عجيب في غزوة الهند (تهذيب التهذيب و اصابه ترجمه سنان بن مسلم" -" یعنی زیاد بن ابیہ نے حضرت سنان صحابی کو غزوہ ہند پر مامور کیا اور غزوہ ہند کے سلسلے میں ان سے متعلق عجیب واقعہ منقول ہے"۔

اس سے اندازہ لگانا دشوار نہیں کہ مجاشع وسنان کی طرح دوسرے صحابہ بھی ہندوستان پر جہادی مہموں میں شریک رہے' تاریخ سندھ میں مذکور ہے کہ سنان بن مسلمہ مذکور ایک کے ایک صاحبزادے موسیٰ بن سنان' سندھ کی اس جہادی مہم میں شریک تھے' جو ۹۲ھ میں محمد بن قاسم ثقفی کی زیر قیادت لڑی گئی تھی (چچ نامہ ص: ۱۰۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ موصوف کو امام خلیفہ بن خیاط نے تابعین میں شمار کیا ہے۔ (تاریخ خلیفہ ص:۱۳۹۱)
مولانا قاضی اطہر مبارک پوری کی مختلف کتابوں خصوصاً "رجال السندوالہند" نیز نزہۃ الخواطر میں ہندوستان آنے والے متعدد صحابہ کرام و تابعین کا ذکر ہے' مگر ان میں بہت سے ناموں کا اضافہ کیا جا سکتا ہے جس کا یہ موقع نہیں۔

ابتدائی صدیوں کے مسلمان اہل حدیث تھے

مذکورہ بالا بیان سے یہ اندازہ لگانا دشوار نہیں کہ سرزمین ہند صحابہ کرام کے وجود سے مشرف رہ چکی ہے اور یہ بات اہل نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی کہ اسی زمانہ یعنی صحابہ سے لے کر آج تک ہمارے اس ملک ہندوستان میں مسلمان موجود رہے ہیں' جس کا دوسرا مطلب یہ ہوا کہ صحابہ کے بعد تابعین بھی ہندوستان میں موجود تھے اور ہماری تحقیق کے مطابق اتباع کتاب وسنت و ترک تقلید کے جس مسلک پر اہل حدیث عامل ہیں وہ مسلک بالکل وہی ہے جس پر عام صحابہ و تابعین و اتباع تابعین عامل تھے۔ نیز ان تینوں طبقات کے بعد بھی ان کے مسلک یعنی مسلک اہل حدیث پر چلنے والے حضرات ہندوستان میں موجود رہا کیے ہیں۔

ہندوستان کی مذہبی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں کوئی مخصوص تقلیدی مذہب رائج نہ تھا' بلکہ علماء کتاب وسنت کی روشنی میں تعلیم و تبلیغ کا کام انجام دیتے اور درپیش مسائل میں جب کوئی نص موجود نہ ہو تو اجتہاد سے کام لیتے تھے۔ یہ طریقہ عصر نبوت ہی سے چلا آ رہا تھا' اور اسی پر پوری امت کا تعامل تھا' اور یہ بات متحقق ہے کہ ہندوستان میں عربوں کی حکومت میں سرکاری مذہب' مذہب اہل حدیث تھا اگرچہ مخالفین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس کو ظاہری مذہب کے ساتھ مشہور کر رکھا ہے' مخالفین کا یہ طریقہ ہر دور میں تھا حتی کے بعض غالی مقلدین نے امام بخاری رحمہ اللہ تک کو ظاہری کہہ دیا- نیز یہ بات سب پر عیاں ہے کہ علامہ ابن تیمیہ' علامہ ابنِ قیم وغیرہ جیسے عامل بالکتاب والسنۃ کو بھی بعض لوگوں نے ظاہری المذہب مشہور کر رکھا ہے' اور یہ بات بعید از قیاس ہے کہ ہندوستان میں اس مسلک کے عاملین نے خصوصاً جس زمانے میں یہاں ان کی حکومت تھی' سیر و تاریخ اور توجیہات عامہ جیسے اہم موضوع پر کتابیں نہ تصنیف کی ہوں- مگر چونکہ فی الوقت اس باب کی تحقیق و تفصیل ہمارے پیش نظر نہیں' اس لئے اشارۃً صرف اتنی بات پر اکتفا کرتے ہیں کہ ایک ہندی الاصل تابعی ابو معشر نجیح بن عبدالرحمن سندھی متوفی ۱۷۰ھ کی بابت کتب تراجم میں مذکور ہے کہ وہ علوم مغازی و سیر اور تاریخ کے ماہر تھے- امام ابو حاتم نے کہا کہ:- " کان احمد یرضاہ و یقول کان بصیرابالمغازی الخ" یعنی موصوف کو امام احمد بن حنبل پسندیدہ راوی سمجھتے تھے- اور موصوف علوم مغازی کے ماہر تھے-

امام خلیلی نے کہا کہ:-" لہ مکان فی العلم و التاریخ "اور ابن ندیم نے کہا کہ:" ولہ من الکتب کتاب المغازی "(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تہذیب التہذیب' و تاریخ بغداد' ومیزان الاعتدال' و فہرست ابن ندیم' و نزهة الخواطر' و رجال السند والهند' ترجمہ أبو معشر نجیح)

ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ تابعین بھی مسلک اہل حدیث پر عامل تھے' اس لئے ابو معشر نجیح بن عبدالرحمن سندھی کو ان ہندی الاصل علمائے حدیث میں شمار کر سکتے ہیں جنھوں نے سیر و تاریخ پر کتابیں لکھی ہیں-

اسی طرح تابعین میں مشہور محدث ربیع بن صبیح سعدی بصری متوفی ۱۶۰ھ' ہندوستان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۰-۱۵۹ میں عبدالملک بن شہاب کی زیر قیادت ہونے والے اس اسلامی غزوہ کے وقت لشکر اسلام میں شریک تھے- جس کی بابت امام المغازی امام ابواسحاق ابراہیم بن محمد فزاری نے کہا کہ:- " وددت انی شهدت بار بد لكل غزوة غزوتها فى بلاد الروم " یعنی میری خواہش ہے کہ میں بلاد روم کے جتنے بھی غزوات میں شریک ہوا' ان کے بدلہ میں ہندوستان کے مقام اربد پر ہونے والے اسلامی غزوہ میں شریک ہوتا' امام فزاری سے پہلے بھی بروایت مسند احمد وغیرہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ غزوہ ہند میں شرکت کی خواہش وتمنا رکھتے تھے' موصوف ربیع بن صبیح اسی غزوہ کے موقع پر وبائی امراض کا شکار ہو کر ہندوستان ہی میں فوت ہو کر مدفون ہوئے' موصوف کی بابت اہل علم نے یہاں تک کہا کہ:-

" إنه أول من صنف " یعنی ہندوستان میں علوم حدیث میں سب سے پہلے کتاب کے لکھنے والے یہی ہیں (تہذیب التہذیب' وتذکرۃ الحفاظ وغیرہ ترجمہ ربیع) علوم حدیث میں موصوف کی کتابوں کے اندر ظاہر ہے کہ سیر وتواریخ اور توجیہات عامہ سے متعلق ساری باتیں موجود رہی ہوں گی-

چوتھی صدی ہجری ۳۷۵ھ میں بشاری مقدسی ہندوستان آیا تو اس نے اپنے مشاہدات کی بنیاد پر اپنے سفر نامہ " احسن التقاسیم " ص ۴۷۹-۴۷۸ میں یہ تحریر کیا کہ "مذاهب أكثرهم مذاهب أصحاب الحديث" یعنی سندھ کے اکثر باشندے مذہب اہل حدیث کے عامل ہیں- اس سے بآسانی یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ چوتھی صدی میں سندھ کی اکثر آبادی مسلک اہلحدیث ہی پر عمل پیرا تھی-

اب اہل نظر سوچ سکتے ہیں کہ چوتھی صدی میں جب سندھ کی اکثر آبادی مذہب اہل حدیث پر عامل تھی اور علمائے اہل حدیث دار السلطنت میں منصب قضاء پر فائز تھے تو اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانے کے علمائے حدیث ہند نے اپنے منصب کے شایان شان کس قدر تصنیفی خدمات انجام دی ہوں گی۔

چوتھی صدی ہجری کے بعد جب بتصریح اہل علم' تقلید کا عام رواج ہونے لگا' اس وقت ہندوستان سے خالص عربی حکومت کا سلسلہ ختم ہو چکا تھا' نیز ہندوستان پر ایسے عجمی النسل لوگ غالب و قابض ہو گئے تھے جو عموماً بند تقلید میں گرفتار اور قیاس و رائے پر عمل کے شیدا تھے' سیاسی اغراض و مقاصد کے تحت ملک میں عموماً انہیں کے ہم خیال عمال و قضاۃ اور حکام مقرر کیے جانے لگے' حتی کہ سلطان علاء الدین خلجی متوفی ۷۱۶ھ کے دور میں ہندوستان وارد ہونے والے مصری محدث شمس الدین ترک کو ہندوستان کی غلو آمیز تقلید پرستی کا حال دیکھکر مجبوراً یہ کہنا پڑا کہ:۔

"یہاں فرامین نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر ائمہ کی تقلید کی جاتی ہے"

(تاریخ فیروز شاہی از قاضی ضیاء الدین برنی ص:۲۹۷ یا ص:۲۹۹)

اسی زمانے میں ہندوستان کے مشہور صوفی المشرب بزرگ شیخ نظام الدین اولیا محمد بن احمد مولود ۶۳۶ھ و متوفی ۷۲۵ھ جو فاتحہ خلف الامام کے قائلین میں سے تھے' ہندوستانی مقلدین کی چیرہ دستیوں سے عاجز آ کر بول پڑے کہ:۔

"جس جگہ احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر ائمہ و فقہا کے اقوال و فتاوی پر عمل ہو گا' اس کا کیا حال ہوگا" (سیر اولیاء ص:۵۳۷ و ص:۵۳۲)

شیخ نظام الدین زراوی کے جانشینوں میں سے شیخ فخر الدین زراوی متوفی ۷۴۸ھ نے صاف لفظوں میں کہا کہ: "إختیار المذهب المعین بدعة" صرف یہی نہیں بلکہ موصوف نے تمام صوفیاء کا یہی مذہب نقل کیا ہے اور ایک دوسری جگہ کہا کہ: "إن اختیار المذهب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المعین لیس بشیء'' الخ (نزہۃ الخواطر ص: ۱۰۶-۱۰۵) بحوالہ سیر الاولیاء وغیرہ)
موصوف فقہ حنفی کی مشہور درسی کتاب ''ہدایہ'' کے درس میں اسکے مسائل پر احادیث صحیحین کو ترجیح دیا کرتے تھے'' (اخبار الاخیار ص: ۹۰ یا ص: ۹۲' ۱۳۵۲ھ جمادی الاخری)

آٹھویں و نویں صدی میں عالم اسلام کے اندر نمایاں ہونے والی شخصیتوں میں مصنف'' القاموس'' امام محمد یعقوب مجد الدین فیروز آبادی مولود ۷۲۹ھ و متوفی ۸۱۷ھ ہندوستان میں آکر رہ چکے ہیں' ان کی علمی عظمت ان کی کتابوں خصوصاً لغت میں القاموس میں اور سیر و حدیث میں سفر السعادۃ سے صاف ظاہر ہے۔ شیخ عبدالحق حیرت دہلوی نے امام فیروز آبادی کا یہ مسلک نقل کیا ہے کہ:

'' ولے دریں باب برمذہب صحاح محدثین از اصحاب ظواہر رفتہ الخ '' (شرح سفر السعادۃ ص: ۳)

موصوف فیروز آبادی نے خود فرمایا ہے کہ'' احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا چاہئے۔ ان کے خلاف فقہاء کی باتوں کا اعتبار نہیں کرنا چاہئے'' (سفر السعادۃ ص: ۳)

دسویں اور گیارھویں صدی میں قاضی شیخ نصیر الدین بن قاضی سراج محمد برہان پوری متوفی ۱۰۳۱ھ کے بارے میں بصراحت مذکور ہے کہ:۔

''کان ممن یرجح الحدیث ایا ما کان علی قیاس المجتھد و کان ینکر القیاس '' (نزھۃ الخواطر ترجمہ علم اللہ میٹھوی) (و ترجمہ نصیر الدین ج: ۵ بحوالہ مآثر رحیمی)

یعنی ان اہل علم میں سے تھے جو قیاس مجتہد پر احادیث کو ترجیح دیتے اور قیاس کے منکر تھے۔

اپنے خلاف اقوال ابی حنیفہ کے ذریعہ حجت قائم کرنے والوں کو موصوف نے جواب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا کہ:- "ھو رجل و أنا رجل" (نزہۃ الخواطر)

موصوف کے اس طرز عمل پر مقلدین بہت خفا ہوئے' ان کے قتل کا فتویٰ دیا گیا- لیکن اس وقت کے وزیر اعظم عبدالرحیم خانخاں نے ان کی جان بچائی- اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس زمانے میں تقلیدی گرفت ملک پر کیسی تھی' اس کے باوجود بھی علمائے اہل حدیث پائے جاتے تھے-

بارہویں صدی میں شیخ مظہر جان جاناں و شیخ محمد فاخرالہ آبادی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے نہایت حوصلہ کے ساتھ تصنیف و تالیف اور درس و تدریس کے ذریعہ مسلک اہل حدیث کی تبلیغ کی- پھر تیرہویں صدی میں شاہ اسماعیل شہید کے تجدیدی کارناموں نے انقلاب عظیم برپا کر دیا-

شاہ اسماعیل شہید کی انقلاب آفریں کتاب ''تقویۃ الایمان'' نے لاکھوں بندگان خدا کو خالص توحید کا گرویدہ بنایا' اس کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ اس کے ہزاروں نسخے عوام و خواص میں مروج و متداول ہیں-

(ماخوذ از مقدمہ: جماعت اہل حدیث کی تصنیفی خدمات ص ۱ تا ۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشِ لفظ از مولف

برِصغیر (پاک و ہند) میں اسلام کی نشر و اشاعت کے سلسلہ میں علمائے اہلحدیث نے جو قابل قدر خدمات انجام دیں وہ برصغیر کی اسلامی تاریخ میں ایک درخشندہ باب ہے۔

علمائے اہل حدیث نے اس مقدس فریضہ میں جو ذرائع استعمال کئے وہ یہ ہیں۔

(۱) تحریک جہاد (۲) تدریس (۳) تصنیف و تالیف (۴) دعوت و تبلیغ

اور اس سلسلہ میں علمائے اہل حدیث کہاں تک کامیاب ہوئے۔ اس کی شہادت تاریخ کے اوراق سے ملتی ہے۔

علمائے اہل حدیث نے اس سلسلے میں ہندوستان میں چار مراکز قائم کئے۔

(۱) سیاسی مرکز — پٹنہ

(۲) تدریسی مرکز — دہلی

(۳) علمی مرکز — بھوپال

(۴) روحانی مرکز — امرتسر

برصغیر میں حدیث کی نشأۃ ثانیہ کی ابتداء حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے سفر حج ۱۱۴۵ھ سے ہوئی۔ آپ نے سفر حج سے واپسی کے بعد اپنے انتقال ۱۱۷۶ھ یعنی ۳۱ سال تک حدیث کی نشر و اشاعت میں گزار دیئے۔ اور اس کیلئے ایک طرف درس و تدریس فرمائی' دوسری طرف تصنیف و تالیف کے ذریعہ خدمت حدیث کے سلسلے میں اہم کارنامے انجام دیئے۔

موطا امام مالک کی دو شرحیں بنام "المسوّی" (عربی) اور "المصفّی" (فارسی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھیں۔ اور تقلیدی بندھنوں سے بالکل بے نیاز رہ کر اس مجتہدانہ شان کے ساتھ کہ ۱۲ ویں صدی ہجری کے مجدد کا فرض تھا۔ ان دونوں کا گویا ضمیمہ "الإنصاف في بيان سبب الإختلاف" (عربی) کے نام سے لکھا۔ تکملہ "عقد الجيد في أحكام الاجتهاد و التقليد" (عربی) سے کیا اور تتمہ "حجة الله البالغة" (عربی) جیسی غیر مسبوق سے کیا۔

"حجة الله البالغة" دین کی حجت بنی اس کے ابلاغ نے حق و باطل میں امتیاز کر دیا۔ اس کے ایک ایک لفظ نے تشويق إلى السنة و تحريض بالحديث کا درس دیا۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے ۱۱۷۶ھ میں اس دنیائے فانی سے کوچ کیا تو آپ کے جانشین آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (۱۲۳۹ھ) ہوئے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی نے بھی اپنی ساری زندگی حدیث و تفسیر و فقہ کی تدریس میں صرف کر دی اور اس کے ساتھ تصنیف میں محدثین کے حالات میں "بستان المحدثین" (فارسی) اور اصول حدیث میں "عجالہ نافعہ" (فارسی) مرتب کیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی کے انتقال کے بعد آپ کے نواسہ حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی (م ۱۲۶۲ھ) ان کے جانشین ہوئے۔ آپ نے مسلسل ۲۰ سال تک حضرت شاہ عبدالعزیز کی زندگی میں ان کی زیر نگرانی تدریسی خدمات انجام دیں۔

۱۲۴۰ھ میں حج بیت اللہ کیلئے تشریف لے گئے اور واپسی پر دوبارہ مسند درس و ارشاد پر متمکن ہوئے اور ۱۶ سال تک کتاب و سنت کی اشاعت میں مصروف رہے۔

۱۲۵۸ھ میں حضرت شاہ محمد اسحاق نے مکہ معظمہ ہجرت کی تو آپ کی مسند تدریس پر سید میاں نذیر حسین (م ۱۳۲۰ھ) فائز ہوئے اور ۱۲۵۹ھ تا ۱۳۲۰ھ مکمل ۶۲ سال کتاب و سنت کی نشر و اشاعت میں بسر کر دیئے۔ ان کے انتقال کے بعد آپ کے تلامذہ نے دین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی اشاعت کے لئے الگ الگ میدان سنبھالا اور ہر میدان میں جو کار ہائے نمایاں انجام دیئے وہ برصغیر کی اسلامی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔

حضرت میاں صاحب مرحوم ومغفور کے تلامذہ نے درس و تدریس' دعوت و تبلیغ' تصنیف و تالیف' تحریک جہاد اور باطل افکار و نظریات کی تردید میں خدمات انجام دیں۔ برصغیر (پاک و ہند) کے ممتاز اہل علم وقلم نے اس کا اعتراف کیا ہے۔

تحریک جہاد میں علمائے صادق پور پٹنہ' درس و تدریس میں مولانا سید محمد نذیر حسین دہلویؒ اور ان کے تلامذہ' تصنیف و تالیف میں محی السنۃ مولانا سید نواب صدیق حسن خانؒ اور دوسرے جلیل القدر علمائے اہل حدیث' دعوت و تبلیغ اور تصوف و سلوک کی راہوں سے آئی بدعات کی تردید اور صحیح اسلامی زہد و عبادت اور روحانیت کا درس دینے میں حضرت میاں صاحب دہلوی کے تلامذہ کی خدمات قدر کے قابل ہیں۔

اس کتاب میں تحریک جہاد (سیاسی)' تدریسی' علمی اور روحانی مراکز میں علمائے اہل حدیث نے جو ناقابل فراموش خدمات انجام دیں اس کا مختصراً تذکرہ ہے۔

اظہارِ تشکر

میں جناب محمد تنزیل صاحب مدیر امام شمس الحق ڈیانوی پبلشرز کا شکر گزار ہوں کہ ان کی سعی و کوشش سے میری یہ کتاب ''اہل حدیث کے چار مراکز'' محمد افضل مدیر مکتبۃ السنۃ الدار السلفیۃ کراچی کے زیر اہتمام شائع ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ ناشر کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے میری اس ناچیز کوشش کو شرف پذیرائی بخشا اور اپنے ادارہ سے شائع کیا ہے۔

عبدالرشید عراقی

۱۸/فروری ۲۰۰۰ء - ۱۱/ ذی قعدہ ۱۴۲۰ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریک اہلحدیث

برصغیر پاک و ہند میں اہلحدیث حضرات کی آمد کا سلسلہ پہلی صدی ہجری سے شروع ہوا- اور دسویں صدی ہجری تک برصغیر میں تحریک اہلحدیث پھیل چکی تھی- لیکن ۱۱۴۸ھ میں جب شاہ ولی اللہ دہلوی حج بیت اللہ کے بعد واپس تشریف لائے تو آپ نے اپنی توجہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تدریس وتصنیف کی طرف زیادہ کی- چنانچہ آپ نے اپنے آبائی مدرسہ رحیمیہ میں حدیث کی تدریس شروع کی- اور اس کے ساتھ خدمت حدیث میں حدیث کی مشہور کتاب "مؤطا امام مالک"، کی دو شرحیں بنام المسوّٰی (عربی) اور المصفّٰی (فارسی) لکھیں-

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے انتقال کے بعد ان کے صاحبزادگانِ عالی مقام حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی، حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی، حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی اور حضرت شاہ عبدالغنی دہلوی رحمہم اللہ اجمعین نے اپنے والد بزرگوار کے مشن کو جاری رکھا اور تحریک احیائے دین اور حدیث نبوی ﷺ کی نشر و اشاعت میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے وہ برصغیر کی اسلامی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے-

بعد ازاں حضرت شاہ ولی اللہ کے پوتے حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل شہید نے اپنے آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جو کارنامے سرانجام دیئے- اس سے تاریخ کا ایک طالب علم بخوبی واقف ہے- حضرت شاہ اسمٰعیل شہید نے ایک طرف توحید و سنت کی اشاعت اور ترویج اور دوسری طرف شرک و بدعت کی تردید میں قابل قدر خدمات انجام دیں- اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری طرف تحریک جہاد کو حضرت سید احمد شہید کی قیادت میں منظم کیا۔ اور اپنی زندگی اللہ کی راہ میں قربان کردی۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

حضرت شاہ اسمٰعیل شہید نے تحریک احیائے دین کے سلسلہ میں جو کوششیں کیں اس پر مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

''اہلحدیث کے نام سے ملک میں اس وقت بھی جو تحریک جاری ہے حقیقت کی رو سے وہ قدم نہیں صرف نقش قدم ہے۔ مولانا اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ جس تحریک کو لے کر اٹھے وہ فقہ کے چند نئے مسائل نہ تھے۔ بلکہ امامت کبریٰ، توحید خالص اور اتباع نبی ﷺ کی بنیادی تعلیمات تھیں مگر افسوس ہے کہ سیلاب نکل گیا اور باقی جو رہ گیا ہے وہ گزرے ہوئے پانی کی فقط لکیر ہے۔ بہر حال اس تحریک کے جو اثرات پیدا ہوئے۔ اور اس زمانہ سے آج تک ہمارے دور ادبار کی ساکن سطح میں اس سے جو جنبش ہوئی وہ بھی ہمارے لئے بجائے خود مفید اور لائق شکریہ ہے۔ بہت سی بدعتوں کا استیصال ہوا۔ توحید کی حقیقت نکھاری گئی۔ قرآن پاک کی تعلیم و تفہیم کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آغاز ہوا- قرآن پاک سے براہ راست ہمارا رشتہ
دوبارہ جوڑا گیا- حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم
وتدریس اور تالیف واشاعت کی کوششیں کامیاب
ہوئیں- اور دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ ساری دنیائے
اسلام میں ہندوستان ہی کو صرف اس تحریک کی
بدولت یہ دولت نصیب ہوئی- نیز فقہ کے بہت سے
مسئلوں کی چھان بین ہوئی-

(مقدمہ تراجم علمائے حدیث ہند)

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے بعد انکے صاحبزادگان عالی مقام میں حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی نے اپنے بھائیوں میں سب سے آخر میں ۱۲۳۹ھ میں وفات پائی- حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی کے بعد ان کے نواسے حضرت شاہ محمد اسحاق بن شیخ محمد افضل فاروقی رحمتہ اللہ علیہ (۱۲۶۲ھ) جانشین ہوئے- حضرت شاہ محمد اسحاق نے درس وتدریس کے ذریعہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت زیادہ خدمت کی-

۱۲۵۸ھ میں حضرت شاہ محمد اسحاق نے مکہ مکرمہ ہجرت کی تو ان کی مسند تحدیث کے وارث ان کے تلمیذ رشید حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی ہوئے- حضرت میاں صاحب دہلوی نے ۶۲ سال تک تدریس فرمائی ہے- ان کے تلامذہ کا شمار نہیں کیا جا سکتا-

لَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ-

حضرت میاں صاحب کے تلامذہ نے تحریک اہلحدیث کو برصغیر پاک وہند میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھیلانے کے لئے جو کوششیں کیں۔ ان کی مساعی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج یہ تحریک عوام و خواص میں پہنچ چکی ہے۔ اور عمل بالحدیث اور اتباع سنت کا جذبہ لوگوں میں پیدا ہو چکا ہے۔

حضرت میاں صاحب دہلوی کے تلامذہ نے تحریک احیائے دین' توحید و سنت کی اشاعت و ترقی اور شرک و بدعت کی تردید میں جو ذرائع اختیار کئے۔

اس کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۔ درس و تدریس

۲۔ وعظ و تبلیغ

۳۔ ادیان باطلہ کی تردید اور باطل افکار و نظریات کا قلع قمع

۴۔ بدعات کی تردید اور صحیح اسلامی روحانیت کا درس

۵۔ تصنیف و تالیف

۶۔ تحریک جہاد

درس و تدریس میں حضرت میاں صاحب کے تلامذہ میں مولانا حافظ عبداللہ محدث غازی پوری' مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی' مولانا عبدالجبار عمرپوری' مولانا عبدالوہاب دہلوی وغیرھم نے جو خدمات انجام دیں ان کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ اور ان علمائے کرام کے سلسلہ سلاسل میں مولانا عبدالحق محدث ہاشمی مکی' مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی' مولانا محمد اسمٰعیل سلفی' مولانا سلطان محمود محدث جلالپوری' مولانا عطاء اللہ حنیف' مولانا محمد عبدہ الفلاح' مولانا ابوالبرکات احمد' مولانا حافظ عبداللہ بڈھیمالوی' مولانا حافظ محمد اسحٰق حسینوی' مولانا حاکم علی' مولانا محمد یوسف کلکتوی' مولانا محمد اسحاق چیمہ' مولانا محمد داود مدنی' مولانا عبدالغفار حسن' مولانا شمس الحق ملتانی' مولانا حافظ احمد اللہ' مولانا حافظ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالمنان نور پوری' مولانا عبداللہ امجد چھتوی' مولانا عبدالعزیز نورستانی' مولانا محمد رفیق اثری' مولانا حافظ عبدالسلام بھٹوی' مولانا اللہ یار جلالپوری' مولانا عبیداللہ عفیف کی تدریسی خدمات قدر کے قابل ہیں۔

وعظ و تبلیغ میں میاں صاحب کے تلامذہ میں مولانا حافظ ابراہیم آروی' مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی' مولانا غلام رسول قلعوی' مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوی وغیرھم نے جو خدمات انجام دیں وہ تاریخ اہلحدیث کا ایک سنہری باب ہے۔

اور ان کے سلسلہ سلاسل میں مولانا سید عبدالغنی شاہ کامونکی' مولانا محمد اسماعیل ذبیح' مولانا عبدالمجید سوہدروی' مولانا نور حسین گھرجاکھی' مولانا عبدالرزاق احمد پوری' مولانا عبدالوکیل خطیب دہلوی' مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی' مولانا خالد محمود راسخ' پروفیسر یامین محمدی' علامہ قاری عبدالخالق رحمانی' مولانا عبداللہ گورداسپوری' مولانا محمد حسین شیخوپوری' مولانا حافظ عبداللہ شیخوپوری' مولانا عبدالرحمان عتیق وزیرآبادی' مولانا حافظ عبدالستار حامد وزیرآبادی' مولانا سلیم اللہ بھلوال' مولانا عبدالرحمٰن رحمانی کلروالی' سید ضیاء اللہ شاہ بخاری' قاری سلطان محمود مظفر گڑھی' قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی' مولانا عبداللہ نثار' قاری عبدالرحیم کلیم' مولانا محمد شریف حصاری' پروفیسر میاں عبدالمجید کی خدمات جلیلہ لائق تحسین ہیں۔

ادیان باطلہ کی تردید اور باطل افکار و نظریات کا قلع قمع کرنے اور مسلک اہلحدیث کی اشاعت اور تائید میں حضرت میاں صاحب کے تلامذہ میں مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری' مولانا ابوالقاسم بنارسی' مولانا عبیداللہ صاحب تحفۃ الہند' مولانا محمد حسین بٹالوی' اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی' کی خدمات جلیلہ تاریخ اہلحدیث کا ایک روشن باب ہے۔

ان کے سلسلہ سلاسل میں مولانا ملک عبدالعزیز ملتانی' مولانا حافظ عبدالحق صدیقی'

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد رفیق مدنپوری' علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی' مولانا محمد حنیف ندوی' مولانا احمد الدین گکھڑوی' مولانا حافظ عبداللہ بہاولپوری' مولانا محمد اشرف سندھو' مولانا محمد صدیق کرپالوی' مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی' مولانا حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری' علامہ احسان الٰہی ظہیر' مولوی ابوالمحمود ہدایت اللہ سوہدروی' مولانا عبداللہ معمار امرتسری' حافظ فتحی محمد' مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف فیصل آبادی' پروفیسر حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی' مولانا عبدالرحمٰن فاضل دیوبند' مولانا ابوحفص عثمانی' مولانا عبدالغفور جہلمی' مولانا عبداللہ مظفر گڑھی' مولانا مسکین احمد' حافظ محمد ادریس حیدرآباد' مولانا عبداللہ ناصر رحمانی' حافظ عبدالغفار اعوان' حافظ محمد شریف' مولانا حافظ مسعود عالم' مولانا اللہ بخش ملتانی' مولانا عبدالوکیل خانپوری' مولانا شمشاد احمد سلفی' مفتی عبدالرحمٰن' حافظ عبدالرشید اظہر' حافظ عبدالحمید ازہر' سید طالب الرحمٰن شاہ' مولانا عطاء اللہ ڈیروی' قاضی عبدالرشید ارشد' مولانا محمد داود ارشد کی خدمات بھی تاریخ اہلحدیث کا ایک زریں باب ہے۔

بدعات کی تردید اور صحیح اسلامی روحانیت کا درس دینے اور مسلک اہلحدیث کی تائید و حمایت میں حضرت میاں صاحب کے تلامذہ میں مولانا سید عبدالجبار غزنوی' مولانا حافظ محمد لکھوی' مولانا غلام رسول قلعوی' مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی' اور مولانا غلام نبی الرّبانی سوہدروی وغیرھم نے قابل قدر خدمات انجام دیں۔

اوران علمائے کرام کے سلسلہ سلاسل میں مولانا حافظ عبداللہ روپڑی' مولانا عطاء اللہ لکھوی' مولانا عبدالقادر لکھوی' مولانا مولا بخش کوموی' میاں محمد باقر' علامہ سید محب اللہ شاہ راشدی' سید ابوبکر غزنوی' مولانا عبدالستار دہلوی' مولانا محی الدین لکھوی' مولانا عبدالعزیز سعیدی منکیرہ' مولانا عبدالعزیز جھوک دادو' مولانا سید محمد قاسم شاہ مشہدی' حافظ محمد یحیٰی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میر محمدی، مولانا سید عبدالشکور شاہ، مولانا اللہ یار جلالپوری، مولانا محمد یوسف راجووال، مولانا خالد گرجاکھی، مولانا عائش محمد کی خدمات بھی قابل تحسین ہیں۔

تصنیف و تالیف کے سلسلہ میں حضرت میاں صاحب کے تلامذہ میں مولانا شمس الحق ڈیانوی، مولانا عبدالرحمان مبارکپوری، مولانا محمد سعید بنارسی، مولانا ابوالمکارم محمد علی مئوی، مولانا عبدالحلیم شرر لکھنوی، مولانا سید احمد حسن دہلوی، مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی، مولانا حافظ نذیر احمد خاں وغیرھم کی خدمات جلیلہ تاریخ اہلحدیث کا ایک سنہری باب ہے۔

اور انکے سلسلہ سلاسل میں مولانا حافظ عبداللہ روپڑی، مولانا محمد بن ابراہیم جونا گڑھی، امام خان نوشہروی، مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی، علامہ سید محب اللہ شاہ راشدی، علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی، مولانا محمد داود راغب رحمانی، مولانا عبدالقادر حصاری، مولانا محمد صدیق سرگودھا، مولانا عبدالرحمٰن کیلانی، ڈاکٹر شمس الحق افغانی، پروفیسر غلام احمد حریری، مولانا حکیم عبدالرحمٰن خلیق بدوملہی، مولانا خواجہ محمد قاسم، مولانا سلیمان انصاری، مولانا حافظ نعیم الحق نعیم، علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا محمد صادق سیالکوٹی، مولانا عطاء اللہ ثاقب، مولانا عبدالخالق قدوسی، مولانا عطاء الرحمٰن ثاقب، علامہ فیض الرحمٰن ثوری، علامہ عزیز زبیدی، مولانا محمد رفیق اثری، مولانا حافظ صلاح الدین یوسف، ڈاکٹر علامہ فضل الٰہی، مولانا ارشاد الحق اثری، مولانا محمد علی جانباز، مولانا عمر فاروق سعیدی، مولانا محمد اسحاق بھٹی، مولانا محمود احمد غضنفر، ڈاکٹر عبدالروف ظفر، مولانا عبدالعلیم ناصری، مولانا عبدالرحمان مدنی، مولانا فضل الرحمٰن ازہری، مولانا بشیر انصاری، مولانا حافظ احمد شاکر، مولانا سعید مجتبیٰ سعیدی، مولانا مبشر احمد ربانی، مولانا حافظ زبیر علیزئی، مولانا عبدالرشید جھنگوی کی تفصیلی خدمات قابل قدر ہیں۔

تحریکِ جہاد میں مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی کے تلامذہ میں جن علمائے کرام نے علمائے صادق پور کے ساتھ مل کر تحریک جہاد کو منظم کیا اور اس سلسلہ میں بڑی قربانیاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں اور برابر انگریزوں کی نظروں میں کھٹکتے رہے ان میں مولانا حافظ ابراہیم آروی' مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری' مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی اور مولانا محمد اکرم خان آف ڈھاکہ سرفہرست ہیں۔

اور انکے سلسلہ سلاسل میں مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی' عبدالغنی مجاہد فاتح سلہٹ' شیخ جمیل الرحمان شہید کنہڑ' مولانا محمد ابراہیم نورستانی' علامہ سید بدیع الدین شاہ' پروفیسر ظفر اللہ' پروفیسر عبدالحفیظ' مولانا عبداللہ ناصر' مولانا محمد افضل نورستانی' غازی عبدالکریم' مولانا عبداللہ غزالی' پروفیسر حافظ محمد سعید' ذکی الرحمٰن لکھوی' امیر حمزہ' پروفیسر ظفر اقبال' ڈاکٹر راشد رندھاوا' مولانا عبدالعلیم یزدانی' مولانا محمد یحیٰی بھوجیانی وغیرھم کی خدمات قابل تحسین ہیں۔

برصغیر کی تحریک آزادی اور دوسری قومی و ملی تحریکات میں علمائے اہلحدیث کی خدمات قابل قدر ہیں۔ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری' مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی' مولانا سید اسمٰعیل غزنوی' مولانا سید محمد داؤد غزنوی' مولانا عبدالقادر قصوری اور ان کے صاحبزادگان مولانا محی الدین احمد قصوری' اور مولانا محمد علی قصوری' مولانا ابوالکلام آزاد کی خدمات قابل قدر ہیں اور ان کے کارنامے تاریخ اہلحدیث کا ایک درخشندہ باب ہیں۔

ان علمائے کرام کے سلسلہ سلاسل میں مولانا معین الدین لکھوی' میاں فضل حق' مولانا محمد ابراہیم کمیرپوری' مولانا محمد عبداللہ گوجرانوالہ' مولانا عبدالرشید صدیقی ملتانی' سید حبیب الرحمٰن شاہ بخاری' پروفیسر ساجد میر' علامہ احسان الٰہی ظہیر' پروفیسر حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی' مولانا عبدالغفار ضامرانی' مولانا عزیز الرحمٰن تربت' مولانا محمد علی کوئٹہ' محمد اسمٰعیل ایڈووکیٹ میرپور' حاجی سلطان احمد گوٹھ حاجی سلطان' میاں محمد جمیل' مولانا محمد مدنی' وغیرھم کی خدمات نمایاں ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدّمہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) نے اپنی جلیل القدر اور عدیم النظیر کتاب "حجۃ اللہ البالغۃ" کے ساتویں مبحث میں قرآن و حدیث کے فہم' ان کے استدلال اور ان پر عمل کے لحاظ سے دو مستقل مکتب فکر قرار دیئے ہیں۔

اہل حدیث اور اہل الرائے

اہل حدیث:۔

اہل حدیث مکتب فکر میں امام مالکؒ (م ۱۷۹ھ) امام شافعیؒ (م ۲۰۴ھ) امام احمد بن حنبلؒ (م ۲۴۱ھ) کے ساتھ تیسری صدی ہجری کے مصنفین صحاح ستہ یعنی امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ (م ۲۵۶ھ) امام مسلم بن حجاجؒ (م ۲۶۱ھ) امام ابوداؤدؒ (م ۲۷۵ھ) امام ترمذیؒ (م ۲۷۹ھ) امام ابن ماجہؒ (م ۲۷۳ھ) اور امام نسائیؒ (م ۳۰۳ھ) فقہائے محدثین کو مجتہدین امت کی حیثیت سے ذکر کیا ہے۔

اہل الرائے:۔

اہل الرائے مکتب فکر کے سرخیل ابراہیم نخعیؒ (م ۹۶ھ) امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) اور ان کے اصحاب یعنی امام ابو یوسفؒ (م ۱۸۲ھ) اور امام محمد بن حسن شیبانیؒ (م ۱۸۹ھ) کو قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استدلال وطریقہ استنباط وتخریج میں موازنہ

اس کے بعد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے دونوں (اہل حدیث واہل الرائے) کے استدلال وطریقہ استنباط وتخریج میں موازنہ کیا ہے۔ اوراحادیث کی فقہی تشریح کے علاوہ موطا امام مالک کی جدید ترتیب وتبویب مع ترجمہ وشرح المسوّیٰ (عربی) اور المصفّٰی (فارسی) میں بھی اہل حدیث جماعت کا طریقہ عموماً اختیار کر کے حریت فکر و وسعت نظر کی طرح ڈال دی ہے تاکہ امت مسلمہ کے منہاج اول پر گامزن ہو کر اختلاف کرنے کے باوجود عملاً متحد رہ سکے۔

فقہائے محدثین کے مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) نے فقہی اعتبار سے عہد محدثین کو زندہ کرنے کی تحریک شروع کی اور اس سلسلہ میں آپ کے پوتے مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ (ش ۱۲۴۶ھ) نے آبیاری کی۔

علامہ سید سلیمان ندویؒ (م ۱۳۷۳ھ) لکھتے ہیں۔

''اہل حدیث کے نام سے ملک میں اس وقت جو تحریک جاری ہے حقیقت کی رو سے وہ قدم نہیں صرف نقش قدم ہے۔ مولانا اسماعیل شہیدؒ جس تحریک کو لے کر اٹھے وہ فقہ کے چند مسائل نہ تھے' بلکہ امامت کبریٰ' توحید خالص اور اتباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیادی تعلیمات تھیں''

(مقدمہ تراجم علمائے ہند ص ۳۵)

جماعت اہل حدیث:۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی تحریک احیاء سنت کو برصغیر (پاک و ہند) میں جماعت اہل حدیث نے علماً وعملاً سرگرمی سے جاری رکھا۔ اس آفتاب ضیاء پاش سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیائے اسلام کے دور دراز کے گوشے روشن ہو گئے۔

جماعت اہل حدیث نے اشاعت اسلام اور احیائے سنت کے سلسلہ میں جو کارہائے نمایاں انجام دیئے اس کو علمائے حدیث نے چار طبقات میں تقسیم کیا۔

(۱) سیاسی اس کا مرکز پٹنہ میں تھا

(۲) تدریسی اس کا مرکز دہلی میں تھا

(۳) علمی اس کا مرکز بھوپال میں تھا

(۴) روحانی اس کا مرکز امرتسر میں تھا

اس جماعت اہل حدیث نے ان چار شعبہ جات یعنی سیاسی' تدریسی، علمی اور روحانی میں جو پیش رفت کی اس کے متعلق علامہ سید سلیمان ندویؒ فرماتے ہیں۔

''اس تحریک (اہل حدیث) کے جو اثرات پیدا ہوئے اور اس زمانہ سے آج تک ہمارے دورِ ادبار کی ساکن سطح میں سے جو جنبش ہوئی وہ بھی ہمارے لئے بجائے خود مفید اور لائق شکریہ ہے۔ بہت سی بدعتوں کا استیصال ہوا۔ توحید کی حقیقت نکھاری گئی۔ قرآن پاک کی تعلیم و تفہیم کا آغاز ہوا۔ قرآن پاک سے براہ راست ہمارا رشتہ دوبارہ جوڑا گیا۔ حدیث کی تعلیم و تدریس اور تالیف و اشاعت کی کوششیں کامیاب ہوئیں اور دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ ساری دنیائے اسلام میں ہندوستان ہی کو صرف اس تحریک کی بدولت یہ دولت نصیب ہوئی۔ نیز فقہ کے بہت سے مسئلوں کی چھان بین ہوئی (یہ اور بات ہے کہ کچھ لوگوں سے غلطیاں بھی ہوئی ہوں) لیکن سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مدتوں سے اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا جو جذبہ گم ہو گیا تھا وہ سالہا سال تک کیلئے دوبارہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہو گیا مگر افسوس ہے کہ اب وہ بھی جا رہا ہے۔اس تحریک کی ہمہ گیر تاثیر یہ بھی تھی کہ وہ ''جہاد'' جس کی آگ اسلام کے مجمر میں ٹھنڈی پڑ گئی تھی وہ پھر بھڑک اٹھی' یہاں تک کہ ایک زمانہ گزرا کہ وہابی اور باغی مترادف لفظ سمجھے گئے۔اور کتنوں کے سر قلم ہو گئے۔ اور کتنوں کو سولیوں پر لٹکنا پڑا۔ اور کتنے پا بجولاں دریائے شور عبور کر دیے گئے یا تنگ کوٹھڑیوں میں انہیں بند ہونا پڑا''۔

(مقدمہ تراجم علمائے حدیث ہند ص ۳۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اول

اہل حدیث کا سیاسی مرکز (پٹنہ)

اہل حدیث کی سیاسی تحریک [ہندو پاک] کے داعی اول حضرت سید احمد شہیدؒ (۱۲۴۶ھ) ہیں۔ آپ کا تعلق رائے بریلی (اودھ) سے تھا۔ آپ ۱۲۰۱ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۷ سال کی عمر میں سایہ پدری سے محروم ہو گئے۔ اور روزگار کی تلاش میں گھر سے نکل پڑے۔ پہلے لکھنؤ پہنچے۔ اور لکھنؤ میں کچھ عرصہ قیام کے بعد دہلی تشریف لے گئے۔ اور مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ (م ۱۲۳۰ھ) کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا اور حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ (م ۱۲۳۹ھ) کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۲ سال تھی۔ یعنی ۱۲۲۲ھ میں آپ بیعت ہوئے۔

۱۲۲۴ھ میں نواب امیر خان جو ان دنوں راجپوتانہ میں مقیم تھے ان کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ کے دل میں جہاد کا شوق بچپن سے موجود تھا۔ آپ نواب صاحب کی فوج میں شامل ہو گئے اور آپ کا نواب صاحب کی فوج میں شمولیت کرنا جذبہ جہاد کے تحت تھا اور اس کے ساتھ نواب صاحب نے آپ کو اپنا مشیر خاص بھی بنالیا۔ مگر آپ زیادہ عرصہ تک نواب امیر خان کی فوج میں قیام نہ کر سکے اس کی وجہ یہ ہوئی کہ نواب صاحب کی انگریزوں سے صلح ہو گئی۔ اس لئے آپ واپس دہلی آ گئے اور جہاد کے لئے مستقل جدوجہد شروع کر دی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا مسعود عالم ندویؒ (م ۱۳۷۵ھ) لکھتے ہیں۔

''خود حضرت شاہ عبدالعزیزؒ (م ۱۲۳۹ھ) کے داماد مولانا عبدالحیؒ (م ۱۲۴۳ھ) اور ان کے بھتیجے مولانا اسماعیل شہیدؒ (م ۱۲۴۶ھ) اور خاندان کے دوسرے سرکردہ حضرات آپ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور ارشاد و ہدایت کا سلسلہ پھیلنے لگا۔ مولانا عبدالحیؒ اور مولانا شہیدؒ کی معیت میں آپ نے ملک کے اطراف و اکناف کے دورے کئے۔ جہاں گئے ان کے دم قدم سے توحید کی تعلیم پھیلی اور شرک و بدعت کی آندھیاں کافور ہوئیں''۔

(ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک ص ۳۲)

۱۲۳۶ھ میں حضرت سید احمد شہیدؒ حج بیت اللہ کیلئے روانہ ہوئے۔ چار سو مرد اور عورتیں اس قافلہ میں شامل تھے۔ ۱۲۳۷ھ میں آپ حج بیت اللہ کی سعادت سے مشرف ہوئے اور ۱۲۳۹ھ میں آپ ہندوستان واپس تشریف لائے۔

جہاد کے لئے تیاریاں:۔

حج کے بعد وعظ و تبلیغ کا سلسلہ شروع ہو گیا مگر اب زیادہ توجہ جہاد اور ہجرت کی طرف تھی۔ مولانا اسماعیل شہیدؒ اور مولانا عبدالحیؒ اور دوسرے ممتاز حضرات کو مختلف اطراف میں تبلیغ و ارشاد کے لئے بھیجا اور اس کے ساتھ ساتھ جہاد کے لئے عملی تیاریاں شروع کر دیں۔ اس وقت پنجاب میں سکھوں کی حکومت تھی۔ مسلمانوں کی مسجدیں اور عبادت گاہیں ان کے تصرف میں تھیں۔ غریبوں کی آبرو بھی محفوظ نہیں رہی تھی۔ مظالم کا ایک بے پناہ سیلاب تھا جو پانچ دریاؤں کی مسلم آبادی کو بہائے لے جا رہا تھا۔

حضرت سید احمد شہیدؒ نے اس طرف توجہ فرمائی۔ سکھوں سے جہاد کیا۔ خوب معرکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آرائیاں ہوئیں قرآن وحدیث کا درس دینے والوں نے شمشیر زنی اور توپ افگنی کے خوب جوہر دکھائے۔ کامیابی وکامرانی ان کے ہمرکاب تھی۔ مگر علمائے سوء نے تفریق کی فضا پیدا کرکے مجاہدین کے مشن کو ناکام کردیا۔

مولانا مسعود عالم ندویؒ لکھتے ہیں۔

''علماءسوء کی تفریق انگیز حرکات اور سب پر مستزاد افغان سرداروں کی جاہلانہ عصبیت' ان سب چیزوں نے مل ملاکر کایا پلٹ دی۔ حنفیت اور وھابیت کے جھگڑے الگ کھڑے ہوگئے۔ علماءسوء اور قبر پرستوں نے مجاہدین امت پر کفر کے فتوے لگائے۔ سرحد کے خوانین نے اپنے مرشد اور محسن سے غداری کی ------ نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت سید احمد نے بالاکوٹ میں جام شہادت نوش فرمایا۔

مولانا شاہ اسماعیلؒ بھی دلی مراد پاگئے۔ ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند این عاشقانِ پاک طینت را''

(ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک ص ۳۵)

سید صاحب کی دعوت کا اہم عنصر:۔

حضرت سید احمد شہیدؒ کی دعوت کا اہم عنصر جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ چنانچہ آپ نے باضابطہ جہاد کا اعلان کیا سکھوں کو پہلے اسلام کی دعوت دی پھر معرکہ آرائی شروع ہوئی۔ اس کے بعد جدھر کا رخ ہوا کامیابی نے آپ کے قدم چومے۔ سید صاحب کی قوت میں دن بدن اضافہ ہوتا گیا۔ مجاہدین نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی' آپ کی امارت کا اعلان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا مگر اس کے بعد علمائے سُوء نے کچھ ایسی فضا مکدر کی کہ حالات خراب سے خراب تر ہوتے چلے گئے۔ اور اس کا نتیجہ معرکہ بالاکوٹ کی صورت میں سامنے آیا۔ حضرت سید صاحب اور مولانا اسماعیل شہیدؒ شہادت سے سرفراز ہوئے' لیکن حضرت سید احمد شہیدؒ جس تحریک کو لے کر اٹھے تھے' وہ ختم نہ ہوئی۔ ؎

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

حضرت سید احمد شہیدؒ کی شہادت کے بعد:۔

حضرت سید صاحب کے دست مبارک پر بے شمار علمائے کرام نے جہاد و اصلاح کی بیعت کی تھی اور ایک اچھی خاصی تعداد پنجاب کے معرکوں میں کام آئی تھی اور جو زندہ رہے انہوں نے برصغیر میں شرک و بدعت کے مٹانے اور احیائے سنت کے لئے بڑی نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ اور بقول مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم برصغیر میں جو کچھ صحیح الخیالی اور اتباع سنت کا جذبہ پایا جاتا ہے' وہ ان ہی اربابِ صدق و صفا کی کوششوں کا رہین منت ہے۔

مولانا عبدالحی بڈھانویؒ (م ۱۲۴۳ھ) جو حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ (م ۱۲۳۹ھ) کے داماد تھے۔ علم و فضل میں آپ کا شمار برصغیر کے ممتاز علماء میں ہوتا تھا۔ سید صاحب کی جماعت میں آپ کا رتبہ سب سے بلند تھا۔ آپ کی ذات سے جس قدر نفع اسلام کو اور آپ کے وعظ سے جس قدر اصلاح لوگوں کی ہوئی وہ دوسرے علمائے کرام سے نہیں ہوئی۔ آپ نے حضرت سید صاحب کی زندگی میں انتقال کیا۔

مولانا اسماعیل شہیدؒ نے بالاکوٹ میں حضرت سید احمد کے ساتھ شہادت پائی۔ مولانا شاہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسماعیلؒ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (م ۱۱۷۶ھ) کے پوتے' حضرت شاہ عبد الغنی دہلوی (م ۱۲۲۷ھ) کے فرزند اور حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ (م ۱۲۳۹ھ) کے بھتیجے تھے۔

حضرت سید صاحب کی شہادت کے بعد مولانا ولایت علی صادق پوری (م ۱۲۶۹ھ) مولانا محمد علی رام پوری (م ۱۲۵۸ھ) مولانا سخاوت علی جون پوری (م ۱۲۷۴ھ) اور مولانا کرامت علی جون پوری (م ۱۲۹۰ھ) نے سید صاحب کے مشن کو جاری رکھا۔ ان کے بارے میں مولانا مسعود عالم ندوی لکھتے ہیں۔

"مولانا سخاوت علی (مولود ۱۲۲۶ھ) اور مولانا کرامت علی (مولود ۱۲۱۵ھ) نسبتا کم عمر تھے۔ مولانا سخاوت علی نے مکہ معظمہ کو ہجرت کی۔ اور وہ بڑی حد تک اپنے شیخ کے مسلک اور طریقے پر قائم رہے۔ مولانا کرامت علی (ف ۱۲۹۰ھ) نے بڑی عمر پائی اور بنگال میں ایک عرصے تک وہ تبلیغی دورے کرتے رہے مگر ان کی روش اپنے شیخ اور ان کے اصحاب خاص کے مشرب سے الگ ہوگئی تھی۔ رہ گئے مولانا محمد علی رام پوری اور مولانا ولایت علی صادق پوری ان دونوں بزرگوں کو خود سید صاحب نے میدان جہاد ہی سے مدراس اور دکن تبلیغی مہم پر بھیج دیا تھا۔ اور دونوں نے اپنے فرائض سچے جوش اور ولولے کے ساتھ انجام دیئے۔ شہادت کی خبر ان دونوں بزرگوں کو علی الترتیب مدراس اور دکن ہی میں ملی۔ اس کے بعد مولانا محمد علی وطن کو آئے' پھر دوبارہ مدراس تشریف لے گئے (۱۲۵۱ھ) اور وہاں آپ کو علماء سُوء اور بدعت نواز مسلمانوں نے بڑی تکلیفیں دیں۔ اس لئے دوسری مرتبہ وہاں زیادہ قیام نہ ہوسکا اور واپس چلے آئے (اواخر ۱۲۵۲ھ) اپنی عمر کے آخری چھ سال آپ نے تذکیر و تبلیغ میں صرف کئے' اور ۱۲۵۸ھ میں وفات پائی"۔

(ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک ص ۴۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا ولایت علی عظیم آبادیؒ:۔

حضرت سید احمد شہیدؒ اور مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلویؒ کی شہادت کے بعد مجاہدین کی جماعت تتر بتر ہوگئی۔ اچھے اچھوں کے قدم لڑکھڑا گئے مولانا ولایت علی اور مولانا محمد علی رام پوری ۱۲ سال تک خاموش طریقہ سے تبلیغ و اصلاح کے مفید کام کرتے رہے۔ مولانا محمد علی نے ۱۲۵۸ھ میں انتقال کیا تو اس وقت مولانا ولایت علی نے محسوس کیا کہ اب جہاد کا سارا کام درہم برہم ہوا چاہتا ہے اس لئے اس کی طرف توجہ خاص کرنی چاہئے چنانچہ مولانا ولایت علی نے اس تحریک کو منظم کرنے کا ارادہ فرمایا اور اس میں وہ ایک حد تک کامیاب ہوئے۔

مولانا مسعود عالم ندوی لکھتے ہیں کہ:

> ''عظیم آباد' پٹنہ کے محلہ صادق پور کے ایک فرد نے یہ گرتا ہوا علم اپنے ہاتھوں سے تھام لیا اور زندگی بھر اپنے سینے سے لگائے رکھا۔ پھر اس فرد کامل کے بعد اس کے بھائیوں' بھتیجوں' عزیزوں اور ماننے والوں نے جس طرح اپنے خون سے اس نخل خزاں دیدہ کی آبیاری کی ہے وہ اسلامی ہند کی پوری تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے''۔

(ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک ص: ۵۰)

مولانا ولایت علی حضرت سید احمد صاحب کی شہادت کے بعد دکن سے اپنے وطن عظیم آباد پٹنہ پہنچے اور اس کے بعد آپ نے دعوت و تبلیغ کی تنظیم از سر نو کی۔ بنگال' مدراس' بہار' دکن وغیرہ میں مبلغ بھیجے' رد بدعت پر متعدد کتابیں شائع کیں اور احیاء السنہ کا سلسلہ شروع کیا۔ مولانا ولایت علی نے بحیثیت مجموعی سید صاحب کی وفاداری اور اسلام کی جانثاری کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا حق ادا کیا جس کی نظیر کسی دوسرے خاندان میں نہیں ملتی۔

جہاد کے سلسلہ میں مولانا ولایت علی نے مجاہدین کو تیار کیا اور مجاہدین نے کشمیر کے راجہ گلاب سنگھ سے لڑائی شروع کردی۔ جنگ میں راجہ کو شکست ہوئی اور اس نے انگریزوں کے سائے میں جا کر پناہ لی جو اس وقت پنجاب کے ایک معقول حصے تک کامیاب ہو چکے تھے اور ملکی معاملات میں ان کا پورا پورا دخل تھا۔ چنانچہ انگریزوں نے مولانا ولایت علی کو اطلاع دی کہ اگر اب گلاب سنگھ سے جنگ کی گئی تو انگریز یہ سمجھیں گے کہ ان سے جنگ کی گئی ہے اس لئے آپ جنگ بند کردیں۔

مولانا ولایت علی اور انگریزوں کے درمیان گفت شنید جاری تھی کہ علماء سُوء اور اہل بدع نے مجاہدین کے ساتھ غداری کر کے ان کا قتل عام کرادیا۔ اس سے مولانا ولایت علی دل برداشتہ ہوئے' مگر آپ نے حوصلہ نہ ہارا۔ آپ نے اپنے وطن میں قیام کیا۔ وعظ و تبلیغ شروع کیا اور مختلف علاقوں میں بھی مبلغ بھیجے اور اپنے منجھلے بھائی مولانا عنایت علی غازی کو بھی بنگال بھیجا کہ وہ وہاں جا کر تبلیغ و ارشاد کا سلسلہ شروع کریں۔ اس کے ساتھ ہی مولانا ولایت علی نے تمام مبلغین کو یہ ہدایات بھی جاری کیں کہ جہاد کی ترغیب دی جائے اور مجاہدین کے مصارف کے لئے چندہ جمع کیا جائے۔ چنانچہ مبلغین نے اس سلسلہ میں کافی پیش رفت کی۔

مولانا ولایت علی عظیم آبادی کے بارے میں مولانا ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں۔

"آپ میں صحابہ کرام کے اوصاف اور اہل اللہ کے کمالات تھے' رہائش نہایت سادہ تھی' نفس پر نہایت قابو تھا آپ کے پاس بیٹھنے سے دل دنیا سے سرد ہو جاتا تھا اور دین کا جوش اٹھتا' چہرہ سے غربت' مسکینی' خشوع و خضوع' حزن و ملال و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فکر ظاہر ہوتا"۔

(کاروان ایمان وعزیمت ص ۴۷)

مولانا ولایت علی نے محرم ۱۲۶۹ھ/اکتوبر ۱۸۵۲ء میں انتقال کیا۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر ۶۴ سال تھی۔

سازش کا الزام اور مقدمات:۔

علماء سُوء کی سازش سے مجاہدین اور علمائے اہل حدیث پر سازش کا الزام لگایا گیا اور ان پر مقدمات قائم کئے گئے اور اس کے بعد حکومت نے جو فیصلہ کیا وہ پھانسی اور جلاوطنی کی صورت میں تھا۔ حکومت نے جو سازش کے مقدمات قائم کئے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پہلا مقدمہ سازش انبالہ	۱۲۸۰ھ/۱۸۶۴ء
دوسرا مقدمہ سازش پٹنہ	۱۲۸۱ھ/۱۸۶۵ء
تیسرا مقدمہ سازش مالدہ	۱۲۸۶ھ/۱۸۷۰ء
چوتھا مقدمہ سازش راج محل مرشد آباد بنگال	۱۲۸۶ھ/۱۸۷۰ء
پانچواں مقدمہ سازش پٹنہ	۱۲۸۷ھ/۱۸۷۱ء

پہلا مقدمہ سازش انبالہ ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۴ء کے گیارہ ملزم تھے۔ جن کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ مولانا یحیٰی علی صادق پوری (م ۱۲۸۴ھ/۱۸۶۸ء) عمر ۴۲ سال

۲۔ مولانا عبدالرحیم صادق پوری (م ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۳ء) عمر ۲۸ سال

۳۔ مولانا محمد جعفر تھانیسری (م ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) عمر ۲۸ سال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔میاں عبدالغفار ساکن پٹنہ (م ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۵ء) عمر ۲۵ سال

۵۔قاضی میاں جان ۶۔محمد شفیع انبالوی

۷۔عبدالکریم انبالوی ۸۔عبدالغفار ولد شاہ علی

۹۔حسینی ولد محمد بخش ۱۰۔حسینی ولد میگھو

۱۱۔الٰہی بخش ولد کریم بخش

ان تمام اسیران میں صرف مقدم الذکر پانچ حضرات اخیر تک ثابت قدم رہے جن میں قاضی میاں جان نے جو ان میں سب سے ممتاز اور باخدا تھے سزایابی کے بعد انبالہ جیل ہی میں وفات پائی ۱۲۸۱ھ/ ۱۸۶۵ء۔

مولانا جعفر علی تھانیسری' مولانا عبدالرحیم صادق پوری اور میاں عبدالغفار نے انڈمان میں جلاوطنی کی سزا بھگتی اور یہ تینوں حضرات ۱۳۰۰ھ/ ۱۸۸۲ء میں رہا ہوئے۔

ان تمام اسیران میں مولانا یحییٰ علی صادق پوریؒ ہر حیثیت سے خاص امتیاز کے مالک تھے۔مولانا یحییٰ علی جماعت مجاہدین کے امیر تھے۔سید صاحب کے رنگ میں سرتاپا غرق اور آپ کی محبت میں سرشار تھے۔مولانا عبدالرحیم صادق پوری جو آپ کے جیل کے ساتھی تھے آپ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''مولانا یحییٰ علی کا صبر و استقلال قابل دید ہوتا تھا۔آپ پر وجد کی کیفیت طاری ہوتی تھی اور آپ کے چہرہ بشرہ سے کبھی بھی رنج ومحن کے آثار نہیں پائے گئے۔مولانا یحییٰ علی کو پہلے پھانسی کا حکم ہوا۔پھر اس کے بعد پھانسی کا حکم منسوخ ہوا' اور حکم دوام حبس بعبور دریائے شور ضبطی جائداد۔مولانا یحییٰ علی نے فروری ۱۸۶۸ء/ ذی قعدہ ۱۲۸۴ھ کو انتقال کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمائے صادق پور کے حکومت نے تمام مکانات مسکونہ تک مسمار کر دیئے اور ہل چلا کر بلدیہ کی عمارت بنوادی یہاں تک کہ ان کی قبریں مسمار کر دیں"۔

(کاروانِ ایمان وعزیمت ص:۵۹)

دوسرا مقدمہ سازش جو پٹنہ میں ۱۲۸۱ھ/ ۱۸۶۵ء میں قائم ہوا۔ اس میں سید صاحب کے خلیفہ مولانا احمد اللہ بن مولوی الٰہی بخش جعفری (م ۱۲۷۵ھ) مرکزی کردار تھے۔ مولانا احمد اللہ کا شمار وقت کے مشاہیر علماء میں ہوتا تھا۔ آپ بڑے منتظم' صاحب تدبر و تجربہ' بارسوخ اور سربرآوردہ رئیس تھے۔ حکومت رفاہ عام کے کام کے لئے اکثر آپ سے مشورہ لیتی' وائسرائے کے دربار میں آپ درجہ اول میں شمار ہوتے تھے۔ ۱۸۶۴ء میں مجاہدین سرحد کی امداد اور حکومت کے خلاف منافرت پھیلانے میں آپ پر مقدمہ چلایا گیا۔ اور تمام سابقہ خدمات اور تعلقات پر خاک ڈال دی۔ آپ کو حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم ہوا۔ لیکن آپ کو کوئی حزن و ملال نہ تھا۔ صابر' شاکر' راضی بقضاء تھے۔ تین سال تکالیف و مصائب میں گزار کر ۱۲۹۸ھ/ ۱۸۸۱ء میں انتقال کیا۔

مولانا احمد اللہ کا قیمتی کتب خانہ بھی ضائع کر دیا گیا اور آپ کے صاحبزادہ حکیم عبد الحمید عظیم آبادی جو اس وقت نوجوان طبیب تھے۔ ان کا دواخانہ بھی ضبط کر لیا گیا۔ جیسا کہ حکیم عبد الحمید نے اس کا تذکرہ درج ذیل اشعار میں کیا ہے۔ ؎

نامِ نان و نشان قوت مپرس
صورتِ قوت لا یموت مپرس
حالِ قوت و نشان و منزلِ من
عالم الغیب داند و دلِ من

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یک دواخانہ و جہ قوتم بود
مایۂ قوت لا یموتم بود
آمد آن خانہ ہمہ بمعرض ضبط
شد ہمہ نظم روزیم بے ربط

(ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک ص ۱۲۷)

تیسرا مقدمہ سازش مالدہ جو ۱۲۸۶ھ/ ۱۸۷۰ء میں چلایا گیا تھا۔ اس کی تفصیل نہیں ملتی۔

مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم اس کے بارے میں لکھتے ہیں۔

''مقدمہ انبالہ کے بعد وہابی اپنا پروپیگنڈہ کرتے رہے تا آنکہ حکومت تشدد پر مجبور ہوگئی۔ اور مختلف مقدمات چلائے گئے۔ ۱۸۶۵ء کا مقدمہ سازش پٹنہ بھی اسی سلسلے میں چلایا گیا تھا۔ پھر کچھ سراغ ملا تو ۱۸۷۰ء میں مالدہ اور راج محل کے مقدمات دائر کئے''۔ (ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک ص ۱۳۴)

چوتھا مقدمہ سازش راج محل ضلع مرشد آباد بنگال میں اکتوبر ۱۸۷۰ء میں چلایا گیا اس میں بھی تمام ملزمان کو شہادت سے محروم رکھا گیا اور صرف حبس دوام بعبور دریائے شور اور ضبطی جائداد کی سزا ہوئی۔

پانچواں مقدمہ سازش جو ۱۸۷۱ء میں پٹنہ میں قائم ہوا۔ اس میں سات ملزم تھے۔

۱۔ پیر محمد ۲۔ امیر خان ۳۔ حشمداد خان ۴۔ مبارک علی ۵۔ تبارک علی ۶۔ حاجی دین محمد ۷۔ امین الدین۔

اس مقدمہ میں مرکزی کردار مولوی مبارک علی تھے۔ مولانا احمد اللہ کی گرفتاری کے بعد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت کے نظم ونسق کے ذمہ دار ہوئے۔ انبالہ اور پٹنہ کے مقدمات میں آپ نے اہم کردار ادا کیا۔ ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۸ء میں گرفتار ہوئے۔ انبالہ ۱۸۷۱ء کے آخری مقدمہ سازش میں گھسیٹے گئے۔ اور آپ کو سخت اذیت دی گئی اور ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۲ء میں آپ نے انتقال کیا۔

تحریک کی کامیابی وناکامی کے اسباب:۔

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ تحریک ناکام کیوں ہوئی جب کہ اس تحریک کے حاملین جو اپنی سیرت وکردار میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت وکردار کے مشابہ تھے۔ اہل علم اور اہل قلم کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اس تحریک کی ناکامی میں علمائے سُوء نے جو کردار ادا کیا اس سے اس تحریک کو کافی نقصان پہنچا۔ اس کے علاوہ مجاہدین کے ساتھ خوانین کی غداری بھی اس تحریک کی ناکامی کا سبب بنی۔ بقول مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم حضرت سید احمد شہید اور ان کے اصحاب نے اپنے زمانہ کے حالات کے مطابق اس تحریک کو کامیاب بنانے کی جدوجہد کی لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہوسکے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم
اہل حدیث کا تدریسی مرکز

اہل حدیث کا تدریسی مرکز دہلی تھا۔ حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید (۱۲۴۶ھ) کے اس مسابقت الی الجہاد وفوز بہ شہادت کے بعد دہلی میں الصدر الحمید مولانا شاہ محمد اسحاق (م ۱۲۶۲ھ) کا فیضان جاری ہوگیا تھا۔ جن سے شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ (م ۱۳۲۰) مستفیض ہوکر دہلی ہی کی مسند تحدیث پر متمکن ہوئے۔

علامہ سید سلیمان ندوی (م ۱۳۷۳ھ) لکھتے ہیں۔

”علمائے اہل حدیث کی تدریسی و تصنیفی خدمت بھی قدر کے قابل ہے۔ پچھلے عہد میں نواب صدیق حسن خان مرحوم کے قلم اور مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی کی تدریس سے بڑا فیض پہنچا۔ بھوپال ایک زمانہ تک علمائے حدیث کا مرکز رہا، قنوج، سہسوان اور اعظم گڑھ کے بہت سے نامور اہل علم اس ادارہ میں کام کررہے تھے۔ شیخ حسین عرب یمنی ان سب کے سرخیل تھے۔ اور دہلی میں مولانا سید نذیر حسین صاحب کی مسند درس بچھی تھی اور جوق جوق طالبین حدیث مشرق و مغرب سے ان کی درس گاہ کا رخ کررہے تھے“۔

(تراجم علمائے حدیث ہند ص ۳۶)

حضرت شیخ الکل مولانا محمد نذیر حسین دہلویؒ (۱۳۲۰ھ) کا درس ۶۲ سال تک قائم رہا۔ ابتداء میں آپ تمام علوم پڑھاتے رہے، مگر آخری زمانہ میں صرف تفسیر و حدیث پر کاربند

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے۔

حضرت شیخ الکل کا مدرسہ مسجد پھاٹک حبش خان دہلی میں تھا۔ اس مدرسہ میں برصغیر کے علاوہ دوسرے اسلامی ممالک کے طلبہ بھی حاضر ہوتے تھے۔ عرب سے ایک کثیر تعداد نے استفادہ کیا۔ مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ کے تلامذہ میں بے شمار ایسے حضرات شامل ہیں جو خود مسند تحدیث کے مالک بنے اور ان میں بعض علمائے کرام نے حدیث کی خدمت میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جس کا تذکرہ ان شاء اللہ العزیز رہتی دنیا تک باقی رہے گا۔ مثلاً

مولانا محمد ابراہیم آرویؒ (م ۱۳۱۹ھ)

مولانا محمد رفیع الدین شکرانوی بہاریؒ (۱۳۳۷ھ)

مولانا شمس الحق عظیم آبادیؒ (م ۱۳۲۹ھ)

مولانا عین الحق پھلواریؒ (م ۱۳۳۳ھ)

مولانا عبدالعزیز رحیم آبادیؒ (م ۱۳۳۶ھ)

مولانا سید عبداللہ غزنویؒ (م ۱۲۹۸ھ)

مولانا سید عبدالجبار غزنویؒ (م ۱۳۳۱ھ)

مولانا محمد بن عبداللہ غزنویؒ (م ۱۲۹۰ھ)

مولانا عبدالواحد غزنویؒ (م ۱۳۴۹ھ)

مولانا سید عبدالاول غزنویؒ (م ۱۳۱۳ھ)

مولانا سید عبدالغفور غزنویؒ (م ۱۳۵۲ھ)

مولانا حافظ عبدالمنان وزیر آبادیؒ (م ۱۳۳۴ھ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ (م ۱۳۳۸ھ)

مولانا سید احمد حسن دہلویؒ (م ۱۳۳۸ھ)

مولانا وحید الزمان حیدر آبادیؒ (م ۱۳۳۸ھ)

مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ (م ۱۳۵۳ھ)

مولانا محمد سعید بنارسیؒ (م ۱۳۲۲ھ)

مولانا ابوالقاسم سیف بنارسیؒ (م ۱۳۶۸ھ)

مولانا محمد بشیر سہسوانیؒ (م ۱۳۲۶ھ)

مولانا سید امیر احمد سہسوانیؒ (م ۱۳۳۹ھ)

مولانا عبدالحمید سوہدرویؒ (م ۱۳۳۰ھ)

مولانا غلام نبی ربانی سوہدرویؒ (م ۱۳۴۸ھ)

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ (م ۱۳۶۷ھ)

مولانا حافظ ابراہیم میر سیالکوٹیؒ (م ۱۳۷۵ھ)

ان حضرات نے درس و تدریس میں جو خدمات سرانجام دیں وہ قدر کے قابل ہیں اور تاریخ اہل حدیث کا ایک زرّیں باب ہے۔

علمائے اہلحدیث نے برصغیر و پاک و ہند میں درس و تدریس کے ذریعہ جو خدمات سر انجام دیں اور اس وقت جو دے رہے ہیں۔ اس کی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔

اس وقت پاکستان میں اہلحدیث کے جو مدارس دین اسلام کی اشاعت، توحید و سنت کی ترقی و ترویج اور شرک و بدعت کی تردید و بیخ کنی میں سرگرم عمل ہیں۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱- دارالعلوم تقویۃ الاسلام اوڈ نوالہ-
۲- جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن-
۳- جامعہ اثریہ جہلم-
۴- جامعہ سلفیہ فیصل آباد-
۵- جامعہ ابراھیمیہ سیالکوٹ-
۶- جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ-
۷- ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد-
۸- تقویۃ الاسلام لاہور-
۹- جامعہ رحمانیہ ماڈل ٹاؤن لاہور-
۱۰- جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور-
۱۱- جامعہ امام ابن تیمیہ لاہور-
۱۲- دارالحدیث محمدیہ جلالپور پیروالا - ملتان
۱۳- دارالحدیث محمدیہ لودھراں-
۱۴- دارالحدیث رحمانیہ کراچی-
۱۵- مدرسہ راشدیہ نیوسعید آباد سندھ-
۱۶- جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی-
۱۷- جامعہ ستاریہ کراچی-
۱۸- المعہد الاسلامی - ایڈمن سوسائٹی کراچی-
۱۹- کلیۃ البنات - ڈیرہ غازی خان-
۲۰- معہد الشریعۃ و الصناعۃ - کوٹ ادو-
۲۱- المعهد السلفي للتعليم و التربية كراچی
۲۲- جامعہ اثریہ پشاور-
۲۳ جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ-
۲۴- مدرسہ محمدیہ رینالہ خورد - اوکاڑہ-
۲۵- دارالحدیث چینیانوالی لاہور-
۲۶- جامعہ محمدیہ شیخوپورہ-
۲۷- الجامعۃ الاسلامیہ صادق آباد-
۲۸- جامعہ دارالعلوم - غواڑی - بلتستان -
۲۹- جامعہ بلتستان الاسلامیہ - شگر-
۳۰- جامعہ محمدیہ - خانپور-
۳۱- جامعہ سلفیہ - اسلام آباد-
۳۲- دارالحدیث محمدیہ - ملتان-
۳۳- دارالحدیث رحمانیہ چونگی نمبر 14 ملتان-
۳۴- دارالقرآن والحدیث - فیصل آباد-
۳۵- جامعہ تعلیمات - فیصل آباد-
۳۶- جامعہ اثریہ مظفر آباد-
۳۷- دارالدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ فیصل آباد-
۳۸- جامعۃ الامام البخاری - پشاور-
۳۹- مرکز ابن القاسم - ملتان-
۴۰- دارالحدیث محمدیہ - مظفر گڑھ-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۱-بحر العلوم السّلفیہ-میر پور خاص-سندھ-
۴۲-مدرسہ تعلیم القرآن والحدیث حیدر آباد
۴۳-جامعہ سلفیہ-دعوۃ الحق-کوئٹہ-
۴۴-معہد القرآن الکریم-کراچی-
۴۵-مدرسہ تعلیم القرآن دار السلام-لاہور-
۴۶-جامعۃ الاحسان الاسلامیہ- کراچی-
۴۷-المدرسۃ العالیۃ تجوید القرآن-لاہور-
۴۸-جامعہ عزیزیہ-ساہیوال-
۴۹-مرکز البدر الاسلامی-ساہیوال-
۵۰-مدرسہ دار الحدیث-راجووال-
۵۱-جامعہ توحیدیہ اہلحدیث-وزیر آباد-
۵۲-جامعہ محمدیہ اوکاڑہ-
۵۳-دار الحدیث محمدیہ اوکاڑہ-
۵۴-مدرسہ بدیع العلوم-مٹھی، تھر-
۵۵-مدرسہ انصار السنۃ المحمدیہ بلوچستان
۵۶-مدرسہ محمدیہ بہاولپور-
۵۷-ابوھریرۃ اکیڈمی-لاہور
۵۸-مدرسہ دار القرآن والحدیث بھریا روڈ
۵۹-مدرسہ دار الحدیث حافظ آباد-
۶۰-مدرسہ عائشہ صدیقہ للبنات رینالہ خورد

۶۱-مدرسہ دار الرشاد درگاہ شریف پیر جھنڈا نیو سعید آباد-سندھ
۶۲-مدرسہ خادم القرآن والحدیث میاں محمد باقر جھوک دادو تاندلیانوالہ-فیصل آباد
۶۳-المرکز الاسلامی ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا-حدیث آباد ظریف شہید-ملتان

ان مدارس میں پاکستان کے جلیل القدر علمائے اہلحدیث تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں-جن میں چند مشہور علماء کے نام درج ذیل ہیں-

۱-شیخ الحدیث حافظ محمد اسحاق حسینوی صاحب
۲-شیخ الحدیث مولانا پیر محمد یعقوب صاحب
۳-شیخ الحدیث مولانا عبداللہ امجد چھتوی صاحب
۴-شیخ الحدیث مولانا شمس الحق صاحب-ملتانی
۵-شیخ الحدیث مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب
۶-شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق الاثری صاحب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷- شیخ الحدیث مولانا سید عبدالشکور شاہ صاحب
۸- شیخ الحدیث مولانا سید محمد قاسم شاہ صاحب
۹- شیخ الحدیث مولانا اللہ بخش صاحب ملتانی-
۱۰- شیخ الحدیث مولانا حافظ عبدالمنان صاحب نور پوری
۱۱- شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید صاحب-
۱۲- شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف صاحب راجووال
۱۳- شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ عفیف صاحب
۱۴- شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز النورستانی صاحب
۱۵- شیخ الحدیث مولانا عبداللہ ناصر رحمانی صاحب
۱۶- شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی صاحب
۱۷- شیخ الحدیث مولانا حافظ بنیامین صاحب
۱۸- مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی صاحب
۱۹- شیخ الحدیث مولانا محمد اعظم صاحب-
۲۰- شیخ الحدیث مولانا ارشاد الحق الاثری صاحب
۲۱- شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد امین صاحب-
۲۲- شیخ الحدیث مولانا قدرت اللہ فوق صاحب-
۲۳- مولانا محمد صدیق صاحب- مظفر گڑھ-
۲۴- مولانا عبدالستار حماد صاحب-
۲۵- مولانا عمر فاروق السعیدی صاحب-
۲۶- مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن لکھوی صاحب-
۲۷- مولانا حافظ عبدالغفار اعوان صاحب-
۲۸- مولانا خلیل الرحمٰن صاحب لکھوی-
۲۹- مولانا حافظ محمد شریف صاحب-
۳۰- مولانا عطاء اللہ ساجد صاحب-
۳۱- مولانا عطاء اللہ جدانی صاحب-
۳۲- قاری محمد ادریس عاصم صاحب-
۳۳- قاری محمد یحییٰ رسولنگری صاحب-
۳۴- قاری محمد ابراہیم میر محمدی صاحب-
۳۵- مولانا عبدالرحمٰن چیمہ صاحب-
۳۶- مولانا محمد یعقوب طاہر صاحب- شجاع آبادی
۳۷- مولانا خلیل احمد صاحب سہاروی-
۳۸- مولانا عبدالغفور صاحب آف لیہ-
۳۹- مولانا محمد ابراہیم بھٹی صاحب-
۴۰- مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری صاحب-
۴۱- مولانا محمد یٰسین ظفر صاحب-
۴۲- مولانا حافظ عبدالستار حامد وزیر آبادی-
۴۳- مولانا محمد الیاس اثری-
۴۴- شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز صاحب-
۴۵- مولانا عطاء الرحمان اشرف-
۴۶- مولانا ابوزکریا عبدالسلام-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷-مولانا اللہ یار صاحب نائب شیخ الحدیث دار الحدیث محمدیہ جلالپور پیروالا-

۴۸-مولانا حافظ عبدالحکیم-

۴۹-مولانا حافظ عبدالرشید گوہڑوی-

۵۰-مولانا عبدالصمد رؤف صاحب-

۵۱-مولانا عبدالمجید فردوسی صاحب-

۵۲-حافظ محمد ایوب صابر صاحب-

۵۳-مولانا عبداللطیف ارشد صاحب-

۵۴-مولانا حافظ شفیق الرحمان لکھوی-

۵۵-مولانا عبدالمجید سادوی-

۵۶-مولانا عبدالقہار صاحب-

۵۷-مولانا محمد حسین بلتستانی-

۵۸-مولانا محمد امان اللہ ناصر صاحب-

۵۹-مولانا محمد ادریس صاحب-

۶۰-مولانا عبدالغفار رضا مرانی-

۶۱-مولانا حافظ ثناء اللہ زاہدی صاحب-

۶۲-حافظ عبدالرشید ریاستی-

۶۳-مولانا محمد اشرف صاحب-

۶۴-مولانا محمد افضل الاثری صاحب-

مولانا سید محمد نذیر حسین دہلویؒ کے انتقال کے بعد:-

شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین دہلویؒ (۱۳۲۰ھ) کے انتقال کے بعد دہلی میں جن علمائے اہل حدیث نے مختلف مدارس میں تدریسی خدمات سرانجام دیں ان میں سرفہرست مولانا سید عبدالسلام دہلویؒ (م ۱۳۳۵ھ) (حضرت شیخ الکل کے پوتے) مولانا عبدالرحمٰن ولایتیؒ (م ۱۳۴۹ھ) مولانا حافظ عبداللہ غازی پوریؒ (م ۱۳۳۷ھ) مولانا محمد بشیر سہسوانیؒ (م ۱۳۲۶ھ) مولانا ابوسعید شرف الدین دہلویؒ (م ۱۳۸۱ھ) مولانا عبدالسلام بستویؒ (م ۱۳۹۴ھ) مولانا احمد اللہ محدث پرتاپ گڑھیؒ (م ۱۳۶۳ھ) مولانا عبدالجبار عمر پوریؒ (م ۱۳۵۲ھ) مولانا عبدالسلام مبارک پوریؒ (م ۱۳۴۲ھ) مولانا عبیداللہ رحمانی مبارک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(م ۱۳۶۹ھ) مولانا محمد بن یوسف سورتیؒ (م ۱۳۶۱ھ) اور مولانا سید تقریظ احمد سہسوانی (م ۱۴۰۰ھ) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

دہلی کے مدارس اہل حدیث میں کتنے حضرات مستفیض ہوئے اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔

لَا یَعۡلَمُ جُنُوۡدَ رَبِّکَ اِلَّا هُوَ

دہلی کے مدارس میں دارالحدیث رحمانیہ جو حاجی شیخ عبدالرحمٰن اور شیخ عطاء الرحمٰن نے ۱۳۲۹ھ میں قائم کیا تھا۔ موجودہ دور میں ایک یونیورسٹی کی حیثیت رکھتا تھا مگر افسوس تقسیم ملک سے یہ مدرسہ ختم ہو گیا۔

دہلی کے علاوہ:۔

دہلی کے علاوہ برصغیر کے دوسرے صوبوں اور شہروں میں علمائے اہل حدیث نے درس وتدریس کے سلسلہ میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے وہ تاریخ اہل حدیث کا ایک حصہ ہیں۔

بھوپال جو اہل حدیث کا ایک علمی گہوارہ تھا۔ وہاں علامہ شیخ حسین بن محسن انصاری الیمانیؒ (م ۱۳۲۷) کا درس جاری تھا۔ مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں۔

> "شیخ حسین بن محسنؒ کا وجود اور ان کا درس حدیث ایک نعمت خداوندی تھا جس سے ہندوستان اس وقت بلاد مغرب ویمن کا ہمسر بنا ہوا تھا اور اس نے اس جلیل القدر شیوخ حدیث کی یاد تازہ کر دی تھی جو اپنے خداداد حافظہ علوئے سند اور کتب حدیث ورجال پر عبور کامل کی بنا پر خود ایک زندہ کتب خانہ کی حیثیت رکھتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ حسین بہ یک واسطہ علامہ محمد بن علی الشوکانیؒ صاحب نیل الاوطار کے شاگرد تھے۔ اوران کی سند حدیث بہت عالی اور قلیل الوسائط سمجھی جاتی تھی۔ یمن کے جلیل القدر اساتذہ حدیث کے تلمذ وصحبت' غیر معمولی حافظہ جو اہل عرب کی خصوصیت چلی آرہی تھی سالہا سال تک درس و تدریس کے مشغلے اور طویل مداومت اوران یمنی خصوصیات کی بنا پر جن کی ایمان و حکمت کی شہادت احادیث صحیحہ میں موجود ہے۔ حدیث کا فن گویا ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر گیا تھا۔ اوران کے دفتر ان کے سینہ میں سما گئے تھے۔ وہ ہندوستان آئے تو علماء وفضلاء (جن میں بہت سے درس و صاحب تصنیف بھی تھے) نے پروانہ وار ہجوم کیا اور فن حدیث کی تکمیل کی اور ان سے سند لی۔

تلامذہ میں نواب صدیق حسن خان' مولانا محمد بشیر سہسوانی' مولانا شمس الحق ڈیانوی' مولانا عبد اللہ غازی پوری' مولانا عبد العزیز رحیم آبادی' مولانا سلامت اللہ جیراج پوری' نواب وقار نواز جنگ' مولانا وحید الزمان حیدر آبادی خاص طور پر قابل ذکر ہیں''۔

(حیات عبدالحی ص ۶۳ طبع دہلی)

مولانا محمد ابراہیم آروی (م ۱۳۱۹ھ) جو حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ مدرسہ احمدیہ آرہ کی بنیاد رکھی۔ اور بقول علامہ سید سلیمان ندوی۔

''آپ پہلے شخص تھے جن کے دل میں عربی تعلیم اور عربی مدارس کی اصلاح کا خیال پیدا ہوا''۔

(تراجم علمائے حدیث ہند ص ۳۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مدرسہ احمدیہ آرہ اپنے عہد میں اہل حدیث بہار کی یونیورسٹی تھی"۔

(ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات ص ۱۴۹)

مولانا حافظ عبداللہ محدث غازی پوریؒ (م ۱۳۳۷ھ) نے درس و تدریس کے ذریعہ قرآن و حدیث کی جو خدمت کی ہے اس کی بھی تاریخ اہل حدیث میں مثال ملنا مشکل ہے۔

علامہ سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں۔

"اس درس گاہ (مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی کی درسگاہ) کے تیسرے نامور مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری ہیں۔ جنہوں نے درس و تدریس کے ذریعہ خدمت کی اور کہا جا سکتا ہے کہ مولانا سید محمد نذیر حسینؒ صاحب کے بعد درس کا اتنا بڑا حلقہ اور شاگردوں کا مجمع ان کے سوا کسی اور ان کے شاگردوں میں نہیں ملا"۔

(تراجم علمائے حدیث ہند ص ۳۷)

بنارس میں مولانا محمد سعید بنارسیؒ (م ۱۳۲۲ھ) اور مولانا ابوالقاسم سیفؒ (م ۱۳۶۸ھ) امرتسر پنجاب میں حضرت مولانا سید عبداللہ غزنوی (م ۱۲۹۸ھ) و ابنائے مولانا عبداللہ غزنوی یعنی مولانا سید عبد الجبار غزنوی (م ۱۳۳۱ھ) مولانا محمد بن عبد اللہ غزنوی (م ۱۲۹۰ھ) و ابنائے مولانا محمد بن عبداللہ غزنوی یعنی مولانا سید عبدالاول غزنوی (م ۱۳۱۳ھ) مولانا سید عبدالغفور غزنوی (م ۱۳۵۴ھ) اور لکھو کے ضلع فیروز پور میں مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوی (م ۱۳۱۱ھ) اور وزیر آباد پنجاب میں شیخ الحدیث مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی (م ۱۳۳۴ھ) نے درس و تدریس کے سلسلے میں جو خدمات سر انجام دیں وہ تاریخ اہل حدیث کا ایک زرین باب ہے۔

ماضی قریب میں مولانا عبدالحق ملتانی (۱۹۴۵) مولانا عبدالتواب محدث ملتانی (۱۹۴۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالجبار محدث کھنڈیلوی (م ۱۳۸۷ھ) شیخ العرب والعجم سماحۃ الشیخ مولانا عبدالحق ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۷۰) شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل السلفی (م ۱۳۸۷ھ) حضرت العلام مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی (م ۱۴۰۵) شیخ الحدیث مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی (م ۱۴۰۸ھ) محدث العصر استاذ الاساتذہ مولانا سلطان محمودؒ (۱۹۹۵) مولانا حاکم علی رحمانی' مولانا محمد یوسف کلکتوی (۱۹۷۰) مولانا محمد اسحٰق خائف' مولانا عبدالعزیز فیصل آبادی (۱۹۹۲) شیخ الاسلام علامہ سید محب اللہ شاہ راشدی (۱۹۹۵) شیخ العرب والعجم سید بدیع الدین شاہ راشدی (۱۹۹۶) مولانا محمد صدیق صاحب فیصل آبادی (۱۹۸۹) مولانا عبدالحنان' مولانا حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی' مولانا محمد عبدہ الفلاح' مولانا محمد یعقوب ملہوی' مولانا ابوالبرکات احمد (۱۹۹۱ء)' مولانا عبدالقادر بن محمد ابراہیم بلتستان' مولانا علی محمد سعیدی' مولانا عبدالرشید ندوی' مولانا ق محمد داود مدنی (۱۹۹۷ء) مولانا کرم الدین سلفی کی تدریسی خدمات قدر کے قابل ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

اہل حدیث کا علمی مرکز (بھوپال)

متحدہ ہندوستان کی ریاست بھوپال کو دینداری اور دینی تعلیم میں ایک خاص امتیاز حاصل تھا۔ اس کی سربراہ رئیسہ نواب سکندر جہاں صاحبہ تھیں۔ ان کے انتقال کے بعد ان کی صاحبزادی نواب شاہ جہاں بیگم صاحبہ سربراہ سلطنت ہوئیں۔ یہ بیوہ ہو چکی تھیں۔ انہوں نے مولانا سید نواب صدیق حسن خان سے نکاح کر لیا اور شریک امور سلطنت بنایا۔

مولانا سید نواب صدیق حسن خان ایک نامور عالم دین تھے۔ اور علمائے اہل حدیث کے سرخیل تھے۔ نواب صاحب کی دین داری اور علم نوازی سے بھوپال علمائے کرام اور اہل کمال کا مرکز بن گیا تھا۔ اور بلاد اسلامیہ کے کئی علمائے کرام نے بھوپال کو اپنا مسکن بنا لیا تھا۔

علامہ سید سلیمان ندوی (م ۱۳۷۳ھ) لکھتے ہیں۔

> ''علمائے اہل حدیث کی تدریسی و تصنیفی خدمت قدر کے قابل ہے۔ پچھلے عہد میں نواب صدیق حسن خان مرحوم کے قلم اور مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی کی تدریس سے بڑا فیض پہنچا۔ بھوپال ایک زمانہ تک علمائے حدیث کا مرکز رہا، قنوج، سہسوان اور اعظم گڑھ کے بہت سے نامور اہل علم اس ادارہ میں کام کر رہے تھے۔ شیخ حسین عرب یمنی ان سب کے سرخیل تھے''۔

(تراجم علمائے حدیث ہند ۳۴)

مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہروی (م ۱۳۸۶ھ) لکھتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"سید نواب صدیق حسن خان قنوجی مرحوم کی دستار فضیلت جس وقت طرہ شاہانہ سے مزین ہوئی تو ریاست بھوپال ایک سرے سے منبع علم و مرجع علماء ہو گئی۔ حضرت والا جاہی علیہ الرحمۃ نے ایک محفل علم سجائی۔ مولانا قاضی بشیر الدین قنوجی مرحوم' مولانا قاضی محمد مچھلی شہری' مولانا سلامت اللہ جے راج پوری' شیخ حسین عرب یمنی' مولانا محمد بشیر سہوانی بھوپال میں تشریف فرما ہیں۔ متعدد مدارس علم و فن قائم ہوئے۔ طلبہ کھچے چلے آ رہے ہیں ریاست کے تمام مسلمان اس خدمت کی دینی برکتوں سے مالا مال ہو رہے ہیں کہ علم و فن کے اعتبار سے بھوپال کی قسمت ہی جاگ اٹھی"۔

(ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات ص ۲۶)

نواب صدیق حسن خانؒ کی خدمات:۔

محی السنۃ امیر الملک والا جاہی حضرت مولانا سید نواب صدیق حسن خان (م ۱۳۰۷ھ) نے جو علمی و دینی خدمات سرانجام دیں وہ تاریخ اہل حدیث کا ایک سنہری باب ہے۔ نواب صاحب مرحوم و مغفور نے عربی' فارسی' اور اردو میں تفسیر' حدیث' عقائد' فقہ' تردید تقلید' سیاست' تاریخ و سیر' مناقب' علم و ادب' اخلاق و تصوف اور تردید شیعیت میں ۲۲۲ کتابیں لکھیں۔

نواب صاحب نے تفسیر پر عربی میں "فتح البيان فى مقاصد القرآن" اور "نيل المرام فى تفسير آيات الأحكام"، اردو میں تفسیر "ترجمان القرآن" ۱۶ جلدوں میں مرتب فرمائی۔ اصول تفسیر و طبقات المفسرین پر "الإكسير فى أصول التفسير" (فارسی) لکھی۔

حدیث میں صرف "بلوغ المرام من أدلة الأحكام" کی تین شرحیں "مسک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الختام" (فارسی) " فتح العلام بشرح بلوغ المرام" (اردو) اور "الروض البسام من ترجمة بلوغ المرام" (عربی) لکھی۔

"الجامع الصحیح للبخاری" کی شرح "عون الباری لحل أدلة البخاری" قلمبند کی۔ " السراج الوهاج فی شرح مختصر الصحیح مسلم بن الحجاج" کے نام سے "الجامع الصحیح للمسلم" کو واضح کیا۔ رجال حدیث میں ایک بہت عمدہ' نفیس اور جامع کتاب بنام "إتحاف النبلاء المتقنین باحیاء مآثر الفقهاء و المحدثین" (فارسی) مرتب فرمائی۔

صحاح ستہ کے فوائد پر " الحطة فی ذکر صحاح الستة" (عربی) جیسی بے نظیر کتاب لکھی۔ اور اس کے ساتھ آپ نے "أبجد العلوم" (عربی) کے نام سے ایک بہترین علمی کتاب مرتب فرمائی۔ یہ عربی زبان میں انسائیکلو پیڈیا آف اسلام ہے۔ علوم اسلامیہ پر حاوی ایک ضخیم کتاب ہے۔ اور اس وقت کی معلومات کے مطابق بہترین دائرۃ المعارف کہی جا سکتی ہے۔

تراجم و تذکرہ کے موضوع پر " تقصار جنود الأبرار من تذکار جیود الأحرار" (فارسی) اور "التاج المکلل من جواهر مآثر الطراز الآخر و الأول" (عربی) لکھی۔

حضرت مولانا سید نواب صدیق حسن خان کی علمی و دینی خدمات کا حصر انہی تصانیف پر نہیں' بلکہ قرآن و حدیث سے متعلق متقدمین کی اکثر کتابیں جو بیش قیمت ہونے کے ساتھ ساتھ کمیاب ہو چکی تھیں' عرب و عجم سے گراں بہا زر کثیر خرچ کر کے حاصل کیں اور ان کو مصر' بیروت اور ہندوستان میں لاکھوں روپے خرچ کر کے چھپوائیں اور اہل علم میں مفت تقسیم کیں۔ آپ نے جو کتابیں چھپوا کر مفت تقسیم کیں ان میں "فتح الباری شرح صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البخاری" "تفسیر ابن کثیر" اور "نیل الأوطار" خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی (م ۱۴۰۸ھ) لکھتے ہیں کہ:

"نواب صاحب نے اصولاً شاہ ولی اللہ دہلوی کے فقہی نقطہ نظر کی بنیاد پر ۱۲۸۷ھ میں بلوغ المرام کی شرح فارسی "مسك الختام" ۱۲۹۴ھ میں "تجرید صحیح بخاری للشرجی" کی شرح "عون الباری" ۱۲۹۹ھ میں لکھیں۔ "صحیح مسلم للمنذری" کی شرح "السراج الوهاج" تالیف فرمائیں۔ علاوہ ازیں اصحاب تحقیق کے لئے اگر ایک طرف ہزاروں کے صرفہ سے ۱۲۹۷ھ میں "نیل الأوطار" ۱۳۰۰ھ میں ۵۰ ہزار روپے خرچ کر کے "فتح الباری شرح صحیح بخاری" بولاق مصر سے شائع کرائیں تو دوسری طرف صحاح ستہ بشمول مؤطا امام مالک کے اردو تراجم و شرح لکھوا کر شائع کرنے کا اہتمام کیا(۱)

(تاکہ عوام براہ راست علوم وسنت کے انوار سے متمتع ہو سکیں)۔

(پندرہ روزہ ترجمان دہلی مارچ ۱۹۶۸ء)

(1)۔(صحاح ستہ بشمول مؤطا امام مالک ماسوا جامع ترمذی کے اردو تراجم مولانا وحید الزمان حیدرآبادی (م ۱۳۳۸ھ) نے کئے جبکہ جامع ترمذی کا ترجمہ مولانا بدیع الزمان (المتوفی۔۱۸۸۷ء) رحمہ اللہ نے کیا اور یہ سب تراجم مطبوعہ ہیں (عراقی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ مولانا بدیع الزمان (المتوفی-۱۸۸۷ء) رحمہ اللہ نے کیا اور یہ سب تراجم مطبوعہ ہیں (عراقی)

بھوپال کے علاوہ برصغیر میں علمائے اہل حدیث کی علمی خدمات

ریاست بھوپال کے علاوہ برصغیر میں علمائے اہل حدیث نے کتاب وسنت کی اشاعت وترویج میں جو علمی خدمات سرانجام دیں اگر ان کا تفصیل سے ذکر کیا جائے تو اس کے لئے سینکڑوں صفحات کی ضرورت ہے' تاہم ذیل میں چند مشہور علمائے اہل حدیث کی علمی خدمات کا تذکرہ مختصراً کیا جاتا ہے۔

☆ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ھ) نے تفسیر قرآن کے سلسلہ میں اردو میں ۸ جلدوں میں "تفسیر ثنائی" لکھی اور عربی میں "تفسیر القرآن بکلام الرحمن" بہت عمدہ اور بے نظیر تفسیر مرتب فرمائی۔ جن کے بارے میں علامہ سید سلیمان ندوی (م ۱۳۷۳ھ) نے معارف اعظم گڑھ میں لکھا کہ:-

"یہ تفسیر اس قابل ہے کہ عربی مدارس کے نصاب میں شامل کی جائے"۔

(معارف ج ۲۴ نمبر ۴ ص ۲۱۶)

"تفسیر ثنائی" اردو مناظرانہ طرز پر تالیف کی اور اس میں غیر مسلم معترضین یعنی عیسائی' آریہ سماج' قادیانی وغیرھم کے اعتراضات کے جوابات دیئے۔

☆ مولانا وحید الزمان حیدر آبادی (م ۱۳۳۸ھ) نے "تفسیر وحیدی" لکھی۔

☆ مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (م ۱۳۷۵ھ) نے سورہ فاتحہ کی تفسیر بنام "واضح البیان" لکھی۔ جو بڑے سائز کے ۴۸۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اتنی بڑی بسیط تفسیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے پہلے سورہ فاتحہ کی نہیں لکھی گئی۔ اس کے علاوہ آپ نے صرف آیت ﴿اِنِّی مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ﴾ کی تفسیر دو جلدوں میں بنام "شهادة القرآن" لکھی۔ یہ تفسیر مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام پر ایک ایسی گواہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو مردہ بتانے والے بھی.

﴿كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَ يُرِيْكُمْ آيَاتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾

پکار اُٹھے....

علاوہ ازیں مولانا سیالکوٹی مرحوم نے " رياض الحسنات،، کے نام سے ایک کتاب مرتب فرمائی۔ جس میں پانچ سورتوں (السجده ،يس، ملك ، نوح ، مزمل) کا ترجمہ اور حواشی لکھے۔

سورۃ کہف کی بڑی جامع اور بسیط تفسیر علیحدہ لکھی۔

مولانا سیالکوٹی نے قرآن مجید کی مکمل تفسیر لکھنے کا ارادہ فرمایا اور صرف تین پاروں کی تفسیر مکمل کر سکے کہ زندگی کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ اور یہ تین پارے بنام "تبصير الرحمان في تفسير القرآن،، کے نام سے آپ کے تلمیذ رشید مولانا عبدالمجید سوہدروی نے اپنے اشاعتی ادارہ "مسلمان کمپنی سوہدرہ،، کے زیر اہتمام شائع کیے۔

اس کے علاوہ مولانا سیالکوٹی نے قرآن مجید کی مختلف سورتوں کی بھی تفسیر لکھی جن کی تفصیل یہ ہے۔

أحسن الخطاب في تفسير فاتحة الكتاب

عرائس البيان في تفسير سورة الرحمٰن

أنوار الساطعة في تفسير سورة الواقعة

الدر النظيم في تفسير سورة بعض سورة القرآن العظيم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ مولانا سید احمد حسن دہلوی (م ۱۳۳۸ھ) نے قرآن مجید کی تفسیر سلفی عقائد اور محدثانہ طرز پر ۷ جلدوں میں بنام "احسن التفاسیر" لکھی۔

☆ حدیث میں مولانا شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی (م ۱۳۲۹ھ) سنن ابی داؤد کی عربی میں ۲ شرحیں بنام "غاية المقصود فی حل سنن أبی داود" اور "عون المعبود شرح سنن أبی داود" (۴ جلد) تالیف کیں۔ اس کے علاوہ سنن دارقطنی کی تعلیق بنام "التعليق المغنی" (۲ جلد) بھی لکھی۔

اس کے علاوہ مولانا شمس الحق عظیم آبادی کی علم حدیث میں جو تصانیف اشاعت پذیر ہوئیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۴- رفع الإلتباس عن بعض الناس (مطبع فاروقی دہلی ۱۳۱۱ھ)

۵- إعلام اهل العصر بأحكام ركعتی الفجر (مطبع انصاری دہلی ۱۳۰۵ھ)

۶- المكتوب اللطيف إلى المحدث الشريف (مطبع انصاری دہلی ۱۳۱۴ھ)

۷- غنية الألمعی (مطبع انصاری دہلی ۱۳۱۱ھ)

۸- تعليقات على إسعاف المبطأ برجال الموطأ (مطبع انصاری دہلی ۱۳۲۰ھ)

۹- الوجازة فی الإجازة (ط ۱۴۰۹ھ)

نیز علم حدیث کی درج ذیل کتب مولانا عظیم آبادی کی توجہ خاص سے ہندوستان سے پہلی مرتبہ طبع ہوئیں۔

۱- سنن دار قطنی-

۲- تلخيص الحبير للعسقلانی-

۳- الرسالة المكية للامام أبی داود-

۴- إسعاف المبطأ برجال الموطا-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵- تهذيب التهذيب -

٦- تذكرة الحفاظ للذهبي -

☆امام مولانا عبد الرحمٰن مبارکپوری (م ۱۳۵۳ھ) نے جامع ترمذی کی شرح عربی بنام "تحفة الأحوذي" تحریر فرمائی۔ اور اس کے ساتھ ایک علمی و جامع مقدمہ بھی لکھا۔ تحفة الأحوذي مع مقدمہ جید برقی پریس دہلی سے طبع ہو کر شائع ہوئی۔

علاوہ ازیں تحفة الأحوذي کے مولانا عبدالرحمان مبارکپوری نے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت ونصرت میں "ابکار المنن فی تنقید آثار السنن،، (عربی) لکھی- یہ کتاب مولوی ظہیر احسن شوق نیموی کی کتاب "آثار السنن،، کے جواب میں لکھی- جو انہوں نے اپنے تقلیدی شعار میں حافظ ابن حجر عسقلانی کی کتاب "بلوغ المرام،، کی نہج پر مرتب کی-

مولانا مبارکپوری نے دوسری کتاب " آثار السنن،، کی تردید میں "أهل الزمن من تبصرة آثار السنن ،، (اردو) بھی مرتب فرمائی- اسی کتاب میں مولانا مبارکپوری نے "آثار السنن ،، کی ان احادیث کی غلطیوں کی نشاندہی کی ہے- جسے شوق نیموی نے قصداً لکھا ہے-

☆مولانا ابوالحسن محمد سیالکوٹی (م ۱۳۳۵ھ) نے ۳۰ جلدوں میں الجامع الصحیح للبخاری کی شرح اردو میں "فیض الباری" کے نام سے لکھی۔

نیز تائید حدیث میں "الظفر المبین " اور اس پر معترضین کے اعتراضات کا رد و ابطال ۲۴۷ صفحات پر مشتمل " الکلام المتین " کتاب سے کیا-

☆مولانا سید عبدالاول غزنوی (م ۱۳۱۳ھ) نے مشکوۃ المصابیح کا حاشیہ اردو میں لکھا اور طبع کرایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ مولانا سید احمد حسن دہلوی (م ۱۳۳۸ھ) نے مشکوٰۃ المصابیح کے نصف اول کا حاشیہ بنام "تنقیح الرواۃ من تخریج احادیث المشکوٰۃ" (عربی) لکھا۔ اور نصف ثانی کا اپنی نگرانی میں مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی (م ۱۳۸۱ھ) سے لکھوایا۔

☆ حدیث پر بے جا قسم کے اعتراضات کے سلسلہ میں علمائے اہل حدیث خاموش نہ رہے۔ پٹنہ کے ایک غیر معروف مولوی عمر کریم نے "الجامع الصحیح" پر بے جا قسم کے اعتراضات کئے اور ایک کتاب "الجرح علی البخاری" شائع کی۔ اس کتاب کا جواب مولانا ابوالقاسم سیف بناری (م ۱۳۶۸ھ) نے "الکوثر الجاری فی حل مشکلات البخاری" کے نام سے ۴ جلدوں میں دیا۔

مولانا ابوالقاسم سیف بناری نے "حل مشکلات بخاری" کے علاوہ جو کتابیں مولوی عمر کریم پٹنوی کی کتابوں اور اشتہارات کے جواب میں نصرت حدیث میں لکھیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے۔

الأمر المبرم لإبطال الکلام المحکم۔

ماء حمیم للمولوی عمر کریم۔

صراط مستقیم لهدایة عمر کریم۔

الریح العقیم لحسم بناء عمر کریم۔

الخزی العظیم للمولوی عمر کریم۔

العرجون القدیم فی النساء عمر کریم۔

السیر الحثیث فی براءۃ أهل الحدیث۔

دفع بهتان العظیم۔

☆ حدیث کی حمایت و تائید اور نصرت میں مولانا عبدالصمد حسین آبادی نے درج

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذیل کتابیں تصنیف فرمائیں۔

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث۔

شرف حدیث۔

شان حدیث۔

☆ شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفی نے حدیث کی نصرت وحمایت میں درج ذیل کتابیں لکھیں۔

امام بخاری کا مسلک۔

واقعہ افک۔

مقام حدیث۔

حجیت حدیث۔

سنت قرآن کے آئینہ میں۔

حدیث کی تشریعی اہمیت۔

حجیت حدیث آنحضرت ﷺ کی سیرت کی روشنی میں۔

جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث۔

☆ مولانا عبدالرؤف رحمانی جھنڈانگری نے حدیث کی مدافعت اور حمایت میں "نصرة الباری فی بیان صحة البخاری" اور "صیانة الحدیث" دو جلدیں لکھیں۔

☆ مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی مرحوم نے غلام احمد پرویز کی کتاب "مقام حدیث" کے جواب میں "دوام حدیث" لکھی۔ جو ماہنامہ ترجمان الحدیث لاہور میں قسط وار شائع ہوچکی ہے۔ علاوہ ازیں اس کے حضرت حافظ صاحب کی دوسری کتاب جو حدیث کی حمایت میں ہے "تنقید المسائل" کے نام سے شائع ہوچکی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانیؒ (م ۱۴۰۸ھ) نے سنن النسائی کی شرح "التعلیقات السلفیة" کے نام سے لکھی اور اپنے اشاعتی ادارہ "المکتبة السلفیة" لاہور سے شائع کی۔

☆ مولانا حافظ محدث گوندلوی نے مشکوۃ المصابیح کی شرح بزبان عربی لکھی۔ مگر یہ شرح کتاب العلم تک لکھی گئی۔ اس کے علاوہ آپ نے "ارشاد القاری الی نقد فیض الباری"، لکھی یہ کتاب مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری کی کتاب "فیض الباری"، کے جواب میں ہے۔ حضرت حافظ صاحب نے "فیض الباری" پر جابجا نقد کیا ہے۔ اور اس میں حافظ صاحب کے تلمیذ رشید مولانا حافظ عبدالمنان نورپوری نے بعض مقامات پر اضافہ بھی کیا ہے۔

☆ شیخ العرب والعجم مولانا سید بدیع الدین شاہ راشدی نے خدمت حدیث میں جو قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

(۱) السمط الإبریز حاشیة مسند عمر بن عبدالعزیز (عربی)

(۲) إظهار البراءة عن حدیث من کان له إمام فقراءة الامام له قراءة (عربی)

(۳) القندیل المشعول فی تحقیق أقتلوا الفاعل والمفعول (عربی)

(۴) جلاء العینین بتخریج روایات البخاری فی جزء رفع الیدین (عربی)

(۵) توفیق الباری فی ترتیب جزء رفع الیدین للبخاری (عربی)

(۶) القول اللطیف فی الاحتجاج بالحدیث الضعیف (عربی)

(۷) صریح الممهد فی وصل تعلیقات موطا امام محمد (عربی)

(۸) التعلیقات الراشدیة علی شرح أربعین النوویة لمحمد حیات السندھی (عربی)

(۹) تحفة الأحباب فی تخریج أحادیث قول الترمذی وفی الباب (عربی)

(۱۰) الأربعینیات فی الدینیات (عربی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۱) فہرست أحادیث تاریخ مدینة الاسلام علی تبویب المسائل و ترتیب الاحکام (عربی)

(۱۲) غایة المرام فی تخریج أحادیث جزء لقراء ة خلف الامام للبخاری (عربی)

(۱۳) التبویب لأحادیث تاریخ الخطیب (عربی)

(۱۴) الإجابة مع الاصابة فی ترتیب أحادیث البیھقی علی مسانید الصحابة (عربی)

تفسیر قرآن کے سلسلہ میں سندھی زبان میں "بدیع التفاسیر"، کے نام سے تفسیر لکھنی شروع کی۔ مگر یہ تفسیر صرف بارہ پاروں تک لکھی گئی۔ اس کے بعد حضرت شاہ صاحب انتقال کر گئے۔

☆ مولانا فیض الرحمان الثوری نے خدمت حدیث میں جو کتابیں لکھیں ہیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) رش السحاب فیما ترک الشیخ مما فی الباب (عربی)

یہ کتاب جامع ترمذی کے "وفی الباب" کی ان روایات پر مشتمل ہے جن کے بارے میں مولانا عبدالرحمان محدث مبارکپوری نے اپنی شرح ترمذی "تحفة الأحوذی"، میں اپنے عدم علم کا اظہار فرمایا جن کی تعداد تقریباً سات سو ہے۔ مولانا فیض الرحمان ثوری نے ان روایات کو تلاش کر کے جمع کیا ہے اور تقریباً چھ سو روایات جمع کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ کتاب "نشر السنة ملتان"، کے زیر اہتمام شائع ہونے والے نسخہ "تحفة الأحوذی"، کے حاشیہ میں مطبوع ہے۔

(۲) "فہرست أسماء الصحابة الذین ذکرھم الترمذی تحت قوله: وفی الباب"، اس کتاب میں مولانا فیض الرحمٰن ثوری نے ان صحابہ کرام کی مرویات کو حروف تہجی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر جمع کیا ہے جن کی روایات کی طرف امام ترمذی نے "وفی الباب" میں اشارہ کیا ہے۔

(۳) "الرد علی الجوهر النقی" (عربی)

(۴) "تحقیق و تخریج جزء رفع الیدین للبخاری" (مطبوع)

(۵) "تحقیق و تخریج جزء القراءة للبخاری" (مطبوع)

(۶) "تحقیق و تخریج فتح الغفور فی وضع الیدین علی الصدور" (مطبوع)

علامہ محمد حیات سندھی

(۷) "جلاء العینین بتخریج روایات البخاری فی جزء رفع الیدین" (عربی)

یہ کتاب حضرت مولانا سید بدیع الدین شاہ راشدی کی تصنیف ہے اور مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ تعالیٰ نے اسکے مسودے کو صاف کیا اور حوالوں کی طرف مراجعت کی اور بعض مقامات پر اضافے بھی کئے۔ مولانا فیض الرحمان الثوری نے اس کی تعلیق و تخریج اور بعض مقامات پر مزید اضافے بھی کئے ہیں۔ یہ کتاب پاکستان اور بیروت میں شائع ہو چکی ہے۔

☆ مولانا محمد رفیق اثری صاحب نے موطا امام مالک کا عربی میں حاشیہ لکھا جو کہ شیخ العرب والعجم علامہ ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ تعالیٰ کے تجویز کردہ نام "الضوء السالك لمن يطالع موطا امام مالك،، سے دوسری بار فاروقی کتب خانہ سے طبع ہو چکا ہے یہ علمی کام عظیم محدث مولانا عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ کے توجہ دلانے سے شروع ہوا تھا۔ اس کا مسودہ فاروقی کتب خانہ کے مالک حافظ عبدالمنعم صاحب نے رئیس شئون الحرمین امام حرم عبداللہ بن سبیل حفظہ اللہ کے سامنے رکھا تھا جس پر انہوں نے از حد خوشی کا اظہار فرمایا اور انعام سے نوازا تھا۔ نیز آپکا "مشکوٰۃ المصابیح" پر عربی زبان میں حاشیہ "التعلیق النجیح،، بحمداللہ مکمل ہونے کے بعد زیر طبع ہے۔ اسی طرح خدمت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کے حوالہ سے " فتح الباری شرح صحیح البخاری" پر آپ کا مراجعہ اور تقابل نسخہ جات کا کام مکتبہ دارالسلام سے مطبوع ہے- نیز خدمت حدیث کے حوالہ سے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "إنما الاعمال بالنيات،، کا اردو میں ترجمہ مطبوع ہے- اس وقت اردو میں "مشكوة المصابيح " کا ترجمہ وشرح زیر تکمیل ہے- والله الموفق-

☆ مولانا محمد صادق خلیل فیصل آبادی نے مشکوۃ المصابیح کا ترجمہ مع فوائد بنام "سطعات التلقيح،، لکھے ہیں- جو مطبوع ہے-

علاوہ ازیں " رياض الصالحين،، کا ترجمہ بھی کیا ہے- یہ ترجمہ بھی دو جلدوں میں مطبوع ہے-

☆ مولانا محمد داؤد راغب رحمانی نے شیخ الاسلام امام عبدالسلام ابن تیمیہ کی کتاب "المنتقى،، کا ترجمہ کیا- جو کہ مکتبہ سلفیہ لاہور نے دو جلدوں میں شائع کیا ہے، علاوہ ازیں مولانا رحمانی نے "نیل الاوطار" کا بھی اردو میں ترجمہ کیا ہے جو ابھی تک شائع نہیں ہوسکا ہے-

☆ مولانا حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ نے " رياض الصالحين "کا ترجمہ اور حواشی لکھے ہیں- جو مکتبہ دارالسلام لاہور نے شائع کیے ہیں- نیز حدیث کے حوالہ سے آپ کی دیگر متعدد علمی و تحقیقی کام ہیں- مثلاً "ادب المفرد " امام بخاری کا ترجمہ وشرح-

☆ مولانا عزیز زبیدی نے محدثانہ طرز پر " صحيح بخاری " کا عربی میں حاشیہ لکھا ہے- یہ مسودہ دارالدعوۃ السلفیہ لاہور کے کتب خانہ میں محفوظ ہے-

☆ مولانا حافظ عبدالستار حماد نے مختصر صحیح بخاری پر اردو میں ترجمہ و فوائد کے ساتھ اہم کام کیا ہے جو مکتبہ دارالسلام سے دو جلدوں میں شائع ہو چکا ہے-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ مولانا عبدالعزیز علوی استاذ حدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد نے صحیح مسلم کا اردو میں ترجمہ کیا ہے جو مکتبہ دارالسلام لاہور کے زیر اہتمام شائع ہو رہا ہے۔

☆ مولانا محمد یحیٰی گوندلوی نے جامع ترمذی اور سنن ابن ماجہ کا اردو میں ترجمہ کیا ہے اور اس کے ساتھ چند حواشی بھی لکھے ہیں۔

☆ مولانا ارشاد الحق اثری جماعت اہل حدیث کے مشہور عالم اور محقق ہیں۔ دارالعلوم اثریہ فیصل آباد کے نگران اعلیٰ ہیں۔ علم حدیث اور اس کے متعلقات پر ان کی وسیع نظر ہے' اسماء الرجال پر بھی ان کا مطالعہ بہت گہرا ہے۔ ان کے ذوق مطالعہ اور وسعت معلومات کا اندازہ ان کی گرانقدر علمی تصانیف کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔ حدیث اور اس کے متعلقات پر ان کی درج ذیل کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

مولانا ارشاد الحق اثری صاحب نے ان سب کتابوں کی تخریج، تنقیح، تعلیق کی ہے۔

١ ـ العلل المتناهية في الأحاديث الواهية (ابن جوزی) (عربی)

٢ ـ مسند الامام أبو يعلى موصلي (عربی)

٣ ـ كتاب المعجم أبو يعلى موصلي (عربی)

٤ ـ جلاء العينين بتخريج روايات البخاري في جزء رفع اليدين ـ (المحدث بديع الدين الراشدي) (عربی)

٥ ـ فضائل شهر رجب (ابو الحسن الخلال) (عربی)

٦ ـ تبيين العجب بما ورد في فضل رجب (ابن حجر) (عربی)

٧ ـ إعلام اهل العصر بأحكام ركعتي الفجر (شمس الحق عظيم آبادي) (عربی)

٨ ـ تخريج أحاديث مجالس الأبرار

٩ ـ المسند الكبير لامام أبي العباس محمد بن اسحاق السراج نيشاپوری (عربی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ تخریج الاحادیث و الآثار إزالة الخفاء عن خلافة الخلفاء (ولی الله دهلوی) (عربی)

۱۱۔ التعقیب علی التقریب لابن حجر و التعلیقات (عربی)

۱۲۔ فهرست أحادیث أخبار اصبهان (عربی)

۱۳۔ فهرست أحادیث الفقیه و المتفقه (عربی)

۱۴۔ فهرست أحادیث الموضح للخطیب (عربی)

۱۵۔ فهرست معجم الصغیر للطبرانی (عربی)

(اہل حدیث لاہور خدمات حدیث نمبر)

☆ مولانا حافظ ثناء اللہ الزاہدی نے خدمت حدیث میں جو خدمات انجام دی ہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) تحقیق و تخریج فتح الباقی بشرح الفیة العراقی للشیخ زکریا الانصاری

(۲) ألقاب الحدیث

(۳) توجیه القاری إلی القواعد و الفوائد الأصولیة و الحدیثیة و الإسنادیة

(۴) تحقیق الغایة بترتیب الرواة المترجم لهم فی نصب الرایة

(۵) الحافظ نور الدین الهیثمی و کلامه فی الرجال

(۶) التصریح بمنهج الامام مسلم و عاداته فی الصحیح

(۷) الامام ابن تیمیة و علوم الحدیث

(۸) الحافظ بدر الدین العینی و علوم الحدیث

(۹) ابن حزم الظاهری و علوم الحدیث

(۱۰) البیهقی و کلامه فی الرجال

(۱۱) الامام ابن الهمام و علوم الحدیث

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲) ابن الجوزی و کلامه فی الرجال

(۱۳) النووی وعلوم الحدیث

(۱۴) تخریج أحادیث نور الانوار مع حاشیه

☆ مولانا حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ تعالی نے خدمت حدیث میں جو قابل قدر خدمات انجام دی ہیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

١- تحقيق وتخريج جزء علی بن محمد الحميری

٢- تحقيق وتخريج مسند الامام الحميدی

٣- حواشي سنن أبی داود

٤- تحقيق وتخريج الجهاد لابن تيمية

٥- تحقيق وتخريج جزء مسائل ابن أبی شيبه

٦- تحقيق وتخريج أربعين ابن تيمية

٧- تحقيق وتخريج أحاديث السيرة النبوية لابن هشام

٨- تلخيص الكامل لابن عدی -

٩- تلخيص الضعفاء للعقيلی -

☆ مولانا حافظ پروفیسر عبدالستار حامد وزیر آبادی نے تفسیر قرآن کے سلسلہ میں قرآن مجید کی درج ذیل سورتوں کی تفسیر خطبات کی صورت میں لکھی ہے۔

سورة الفاتحة- سورة يوسف- سورة كهف- سورة مريم - سورة نور- سورة يسين- سورة ق- سورة تكاثر-

علاوہ ازیں ان کے آنحضرت ﷺ کی سیرت مبارکہ بصورت خطبات بھی ان کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہترین تصنیف ہے۔

یہ سب کتابیں مطبوع ہیں۔

☆ اب حال ہی میں شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز مہتمم جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ نے "سنن ابن ماجه" کی شرح بزبان عربی ۱۳ جلدوں میں مکمل کی ہے۔

یہ شرح محدثانہ طرز پر لکھی گئی ہے۔ شروع میں شارح نے ایک جامع وعلمی اور تحقیقی مقدمہ لکھا ہے جس میں علم حدیث' اصول حدیث اور برصغیر پاک و ہند میں علم حدیث کی تاریخ اور امام ابن ماجہ کے حالات اور سنن ابن ماجہ کا تعارف اور کتب حدیث میں اس کا مقام ومرتبہ پر روشنی ڈالی ہے۔ اس شرح کی تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔

امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ (م ۱۱۷۶ھ) کی تحریک احیائے سنت کو جماعت اہل حدیث نے علماً وعملاً جاری رکھا۔ اس آفتاب ضیا پاش سے عالم اسلام کے دور دراز کے گوشے روشن ہو گئے۔ عالم اسلام کے جید علمائے کرام نے برصغیر میں اشاعت علم حدیث کے سلسلہ میں علمائے اہل حدیث کی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔

علامہ سید رشید رضا مصری (م ۱۳۵۴ھ) لکھتے ہیں۔

"و لولا عناية إخواننا من علماء الهند بعلوم الحديث فى هذا العصرلقضى عليها بالزوال من امصار الشرق فقد ضعفت فى مصر و الشام و العراق و الحجاز منذ قرن العاشر حتى بلغت منتهى الضعف فى اوائل القرن الرابع عشر"۔

(مقدمة مفتاح كنوز السنة)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم

اہل حدیث کا روحانی مرکز (امرتسر)

غزنوی خاندان نے برصغیر (پاک و ہند) میں توحید و سنت کی اشاعت میں جو گرانقدر علمی خدمات سرانجام دیں۔ اس کی تاریخ اہل حدیث میں مثال ملنی مشکل ہے۔

مولانا سید عبداللہ غزنویؒ

غزنوی خاندان کے بانی عارف باللہ حضرت مولانا سید عبداللہ الغزنوی (م ۱۲۹۸ھ)۔ جو تقویٰ و طہارت' للٰہیت اور علم و فن میں یکتائے روزگار تھے' ۱۲۳۰ھ میں غزنی کے قصبہ بہادر خیل میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنی والدہ محترمہ سے حاصل کی بعد ازاں دوسرے اساتذہ سے استفادہ کیا جیسا کہ اپنے ایک مکتوب میں شیخ عبداللہ غزنوی لکھتے ہیں۔

از عبداللہ بخدمت فیض درجت وافادت منقبت استاذیم

۱۔ جناب فتح محمد

۲۔ وعبدالمنان

۳۔ ونعمت اللہ

و والدہ اش — سلمھم اللہ تعالیٰ و فقنا و إیاھم لما یحب و یرضیٰ۔

۴۔ علامہ حبیب اللہ قندھاری (۱۲۱۳ھ۔۱۲۶۵ھ)

علامہ حبیب اللہ قندھاری حضرت شاہ اسماعیل شہید سے مستفیض تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین دہلویؒ (۱۲۲۰ھ۔۱۳۲۰ھ)

حضرت مولانا عبداللہ غزنویؒ کا مرتبہ و مقام کیا تھا۔ ان کے بارے میں ان کے اساتذہ' معاصرین اور تلامذہ اور دوسرے علمائے کرام اور ارباب سیر نے جو اظہار خیال فرمایا ہے۔ وہ آپ ملاحظہ فرمائیں۔

شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ (م ۱۳۲۰) سے شیخ عبداللہ غزنوی نے حدیث پڑھی۔ حضرت شیخ الکل مرحوم و مغفور اکثر فرمایا کرتے تھے۔

"میرے درس میں دو عبداللہ آئے ہیں۔ ایک عبداللہ غزنوی' دوسرا عبداللہ غازی پوری"۔

اور حضرت شیخ الکل یہ بھی فرمایا کرتے تھے۔

"عبداللہ غزنوی نے مجھ سے حدیث پڑھی اور میں نے ان سے نماز پڑھنی سیکھی"۔

جب مولانا عبداللہ غزنوی نے رحلت فرمائی تو مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی نے اپنے مکتوب بنام مولانا سید عبدالجبار غزنویؒ لکھا۔

"اللہ انہیں بخش دے' ان پر رحم کرے اور انہیں جنت الفردوس میں داخل فرما۔

واہ عبد اللہ فنا فی اللہ شد
از جناب با رئیش تسلیم باد
چشمہ فیض کرامت شان او
رونق افزاء چشمہ تکریم باد

(الحیاۃ بعد المماۃ ص ۱۷۶)

محی السنۃ امیر الملک والا جاہی حضرت مولانا سید نواب صدیق حسین خان (م ۱۳۰۷ھ) حضرت شیخ عبداللہ غزنوی کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"چرخ اگر ہزار چرخ زند' مشکل کہ چنیں ذات جامع کمالات بروئے ظہور آرد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم محدث بود وہم محدث۔۔"

آسمان اگر ہزار بار بھی گردش کرے تو مشکل ہے کہ اب ایسی جامع کمالات ہستی معرض وجود میں آئے وہ محدث بھی تھے اور اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف بھی انہیں حاصل تھا"۔

(تقصار جیود الاحرار ص ۱۹۲)

اوراس کے بعد نواب صاحب مرحوم ومغفور لکھتے ہیں۔

"شیخ عبداللہ غزنوی کیا خوب ہی بزرگ تھے۔ وہ حدیث نبوی اور مسنون راہ باطن کے علم کے جامع تھے۔ لوگوں کو راہ حق دکھانے میں وطن کے اندر بدعتیوں سے بڑی بڑی مشقتیں برداشت کیں۔ عبادت وریاضت میں بڑی مشغولیت رکھتے تھے۔ علم حدیث کی اشاعت اور اتباع سنت کے سلسلے میں انہوں نے بڑا کام کیا۔ معاصرین کے اندر اس باب میں کوئی ان جیسا دکھائی نہیں دیتا۔ ان کی صحبت سے جو بھی فیض یاب ہوا وہ مخلوقات سے کٹ گیا اور خدا رسیدہ ہوگیا"۔

(تقصار جیود الاحرار ص ۱۹۳)

مولانا شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادیؒ (م ۱۳۲۹) لکھتے ہیں کہ:

"شیخ عبداللہ غزنوی اللہ کو پہچاننے والے اس کی خوشنودی کے لئے سب کچھ کرنے والے' اللہ کو بہت زیادہ یاد کرنے والے' عابد' اللہ کی طرف بہت زیادہ رجوع کرنیوالے' متذلل' خاشع وخاضع' پرہیزگار' متواضع' حنیف' کامل' بارع' ملہم' مخلص' صدیق' کریم کہہ کر خطاب کئے گئے۔ سخاوت کرنے والے' رجوع کرنے والے' بردبار' متوکل' اللہ کی طرف لوٹنے والے' صبر کرنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے' عبادت کرنے والے' انہیں راہ حق میں کسی ملامت کی کچھ بھی پرواہ کبھی نہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو اپنے گھربار' مال و دولت' اہل و عیال' اور خود اپنے نفس پر ترجیح دینے والے' مشہور احوال و مقامات والے' بڑے بڑے معرکوں والے۔ آپ اللہ کے دین کی مدد' اور اس کا کلمہ بلند کرنے کے لئے صابر محتسب بن کر اٹھے۔ توحید و سنت کا باغ لگانے والے' خلوص و للٰہیت کے میدان کے شہسوار' زاہدوں کے پیشوا' بندوں میں یکتائے روزگار' زمانے کے امام' اللہ کے ولی' قرآن کے خادم' اللہ کا تقرب حاصل کرنے والے۔

آپ تمام حالات میں اللہ کے ذکر کے اندر مستغرق رہتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کا گوشت' آپ کی ہڈیاں' آپ کے اعصاب' آپ کے بال' اور آپ کا پورا بدن اللہ کی طرف متوجہ اور اسی کے ذکر کے اندر فنا ہونے والا تھا"۔

(غایۃ المقصود لحل سنن ابی داؤد ص ۱۲۔۱۳)

علامہ حبیب اللہ قندھاری (م ۱۲۶۵ھ) فرماتے ہیں۔

"دینی مسائل جیسا یہ شخص جانتا ہے' میں خود نہیں سمجھتا ہوں"۔

اور آپ سے مخاطب ہوتے ہوئے شیخ قندھاری نے فرمایا۔

"مجھ کو معلوم ہے کہ تمہارا تربیت کرنے والا اللہ عز و جل ہے۔ تم کو میری حاجت نہیں ہے۔ اللہ عز و جل کبھی تم کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور اگر کبھی کوئی مشکل اور عقدہ پیش آئے گا تو مجھ کو یقین ہے کہ اللہ عز و جل کسی دیوار یا درخت کو آپ کے لئے گویا کر دے گا جس سے آپ کا عقدہ حل ہو جائے گا"۔

(اہل حدیث امرتسر ۶/ دسمبر ۱۹۱۸ء)

حضرت الامام مولانا سید عبدالجبار غزنویؒ (م ۱۳۳۱ھ) فرماتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’شیخ عبداللہ غزنویؒ بہت عبادت گزار، بہت ذکر کرنے والے، اللہ کی طرف بہت رجوع کرنے والے، اس کے سامنے بہت جھکنے والے، اور خشوع و خضوع کرنے والے تھے۔ گناہوں سے بچنے والے، اللہ کے حضور گریہ زاری کرنے والے، بہت صدقہ کرنے والے، عاجزی کرنے والے، سب سے کٹ کر اللہ ہی کی طرف متوجہ ہونے والے، اور اسی سے دعاء والتجاء کرنے والے تھے۔ مرد کامل اور یکتائے روزگار تھے۔ اللہ کی طرف سے الہام اور خطاب سے نوازے جاتے تھے۔ اور اس سے ہمکلامی کا شرف انہیں حاصل ہوتا تھا۔ وہ اللہ کے لئے خالص کر لئے گئے تھے۔ بہت سچے بزرگ اور سخی تھے۔ بڑے دردمند، بردبار، اللہ پر بھروسہ کرنے والے، اور اللہ کے اطاعت گزار تھے۔ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت انہیں اللہ کی راہ سے قطعاً نہ روک سکتی تھی‘‘۔

(داؤد غزنوی ص ۲۱۹)

مولانا حکیم سید عبدالحی الحسنی (م ۱۳۴۲ھ) لکھتے ہیں۔

"الشیخ الامام العالم المحدث عبد اللّٰہ بن محمد بن محمد شریف الغزنوی الشیخ محمد اعظم الزاھد المجاھد ' الساعی ' المرضاۃ باللّٰہ' المؤثر لرضوانہ علی نفسہ و أھلہ و مالہ و أوطانہ' صاحب المقامات الشھیرۃ و المعارف العظیمۃ الکبیرۃ"۔

(نزہۃ الخواطر ج ۷ ص ۳۰۲)

حضرت عبداللہ بن محمد بن محمد شریف غزنوی شیخ تھے، امام تھے، عالم تھے، زاہد تھے، مجاہد تھے، رضائے الٰہی کے حصول میں کوشاں تھے۔ اللہ کی رضا کیلئے اپنی جان، اپنا گھربار، اپنا مال، اپنا وطن سب کچھ لٹا دینے والے تھے۔ علمائے سُو کے خلاف ان کے معرکے مشہور ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ عبداللہ غزنویؒ کی خدمات:۔

دین اسلام کی نشر واشاعت' توحید وسنت کی ترقی وترویج' شرک وبدعت کی تردید وتوبیخ اور جاہلانہ رسومات اور شرکیہ عقائد کا قلع قمع کرنے کے لئے حضرت شیخ عبداللہ غزنوی نے جو طریقہ ہائے کار اپنائے وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ درس وتدریس

۲۔ تبلیغ دین

(ا) لسانی تبلیغ (ب) اشاعت کتب (ج) اصلاحات

درس وتدریس:۔

درس وتدریس خدمت دین کا اہم اور مؤثر ترین ذریعہ ہے۔

شیخ عبداللہ غزنویؒ ایک اصولی مدرس تھے۔ انہوں نے بے شمار ایسے شاگرد پیدا کئے جنہوں نے برصغیر (پاک و ہند) میں مسلک اہل حدیث کے فروغ کے لئے نمایاں کارنامے سرانجام دیئے۔

شیخ عبداللہ کے درس کا رنگ علمی ہوتا تھا اس کا اندازہ آپ اس واقعہ سے لگا سکتے ہیں کہ علامہ اقبال اپنے خط مورخہ ۱۹/ دسمبر ۱۹۲۲ء بنام منشی محمد دین فوق لکھتے ہیں۔

''مولوی عبداللہ غزنوی حدیث کا درس دے رہے تھے۔ ان کو اپنے بیٹے کے قتل کئے جانے کی خبر ملی۔ ایک منٹ تامل کیا۔ پھر طلباء کو مخاطب کر کے کہا:

''ما برضائے او راضی هستیم' بیایید که کار خود بکنیم''

یہ کہہ کر درس میں مشغول ہو گئے''

(نقوش مکاتیب نمبر ص ۳۰۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ عبداللہ غزنوی نے سفر وحضر میں درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ جلاوطنی سے پہلے مولانا محی الدین عبدالرحمٰن لکھوی (م ۱۳۱۲ھ) نے آپ سے استفادہ کے لئے غزنی کا سفر کیا' اور ولی کامل بن کر واپس تشریف لائے۔ اور جب آپ نے امرتسر (پنجاب) میں مستقل سکونت اختیار کی تو مولانا حافظ ابراہیم آروی (م ۱۳۱۹ھ) مولانا رفیع الدین شکرانوی بہاری (م ۱۳۳۸ھ) مولانا قاضی طلاء محمد خان پشاوری (م ۱۳۱۰ھ) مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی (م ۱۳۳۴ھ) اور مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی (م ۱۳۴۸ھ) جیسے اہل علم فیض یاب ہونے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی صحبت اختیار کی' اور بعد میں ان کا شمار اہل اللہ میں ہونے لگا۔

لسانی تبلیغ:۔

لسانی تبلیغ کے ذریعہ شیخ عبداللہ غزنوی نے قرآن وحدیث کی علانیہ تبلیغ کی' بدعات و خرافات اور غیر شرعی رسومات کی تردید کی۔ اس سلسلہ میں آپ مصائب و آلام کا شکار ہوئے۔ کوڑے کھائے' اسیر زنداں ہوئے' جلاوطن ہوئے' لیکن آپ نے اس کی بالکل پرواہ نہیں کی۔ جب آپ کو شریعت حقہ کی تبلیغ کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تو صوبے دار عمر خان نے آپ سے کہا۔

> ''آپ اپنے راستے کو چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔ جو کچھ وقت کے مولوی کرتے ہیں آپ بھی ان کے ساتھ شریک ہو جائیں''۔

اس کے جواب میں مولانا سید عبداللہ غزنوی نے فرمایا:

''مجھ کو اللہ کا حکم ہے کہ میں کتاب وسنت کو جاری کروں۔ میں محکم مقصد اور مکمل ارادہ رکھتا ہوں کہ جب تک جان بدن میں ہے اور سرتن پر' کتاب وسنت کی خدمت میں سرگرمی سے کوشش کروں گا''۔ (سوانح عمری ص ۱۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشاعتِ کتب:۔

تبلیغ دین کا ایک ذریعہ اشاعت کتب بھی ہے۔ چنانچہ شیخ عبداللہ غزنوی نے بے شمار کتابیں اور رسائل شائع کرائے۔ اور مفت تقسیم کئے چنانچہ آپ اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں۔

"توحید اور اتباع سنت اور عقائد کی بہت سی کتابیں اور رسالے عام لوگوں کے نفع کے واسطے فارسی اور اردو زبان میں ترجمہ کروا کر چھپوا دیئے۔ اور للہ تقسیم کر دیئے۔ الحمدللہ۔ جس قدر خوش عقیدہ لوگ آج کل اس شہر امرتسر میں موجود ہیں گمان نہیں کہ ہندوستان اور خراسان کے شہروں میں سے کسی شہر میں اس قدر خوش عقیدہ لوگ موجود ہوں۔ باوجودیکہ یہ شہر ہندوؤں اور کافروں کی قرار گاہ ہے"۔

(سوانح عمری ص۲۲)

اصلاحات:۔

قربت الٰہی کے حصول کے سلسلہ میں شیخ عبداللہ غزنویؒ نے قرآن مجید سے الفت و محبت اور اس میں تدبر و غور و فکر اور نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔ اور اس کے ساتھ اہل اللہ سے محبت اور ان کی صحبت اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

حضرت الامام مولانا عبدالجبار غزنویؒ لکھتے ہیں۔

"آپ کا طریق بہت سیدھا تھا۔ نہ افراط تھا نہ تفریط تھی۔ اہل اللہ کی دوستی کو قربت الٰہی کا سبب قرار دیتے تھے۔ اور اس کو لذت ایمانی، برکات کا موجب اور حلاوت ایمانی کا باعث سمجھتے تھے"۔ (سوانح عمری ص۲۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا غلام رسول قلعوی (م ۱۲۹۱ھ) راوی ہیں کہ حضرت شیخ عبد اللہ غزنوی فرمایا کرتے تھے کہ:

''جو بات کرو قرآن مجید سے کرو''۔

اور شیخ اکثر یہ فرمایا کرتے تھے۔

''میں نے عہد کرلیا ہے کہ اپنے مالک کے کلام کے سوا کسی کے کلام سے اپنے دل کو آرام نہ دوں گا''۔

(سوانح عمری ص ۲۶)

احباب وتلامذہ:۔

حضرت شیخ عبد اللہ غزنویؒ کے احباب میں

مولانا غلام رسول آف قلعہ میہان سنگھ (۱۲۹۱ھ)

اور تلامذہ میں

مولانا حافظ ابراہیم آرویؒ (م ۱۳۱۹ھ)

مولانا رفیع الدین شکرانوی بہاریؒ (م ۱۳۳۸ھ)

مولانا قاضی طلا محمد خان پشاوریؒ (م ۱۳۱۰ھ)

مولانا حافظ عبد المنان محدث وزیر آبادیؒ (م ۱۳۳۴ھ)

مولانا غلام نبی الربانی سوہدرویؒ (م ۱۳۴۸ھ)

یہ حضرات شیخ عبد اللہ غزنویؒ سے فیض یاب ہوئے۔ اور ان کی صحبت کا ان پر رنگ غالب آیا۔ اس لئے یہاں ان کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا غلام رسول قلعویؒ

(۱۲۲۸ھ۔۱۲۹۱ھ)

حضرت شیخ عبداللہ غزنویؒ کے ساتھی اور دہلی میں شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ (م ۱۳۲۰ھ) سے حدیث کی تعلیم شیخ عبداللہ غزنوی (۱۲۹۸ھ) اور مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ لکھویؒ (م ۱۳۱۱ھ) کے ساتھ حاصل کی۔ سخت متبع سنت تھے۔ بلکہ کہنا چاہئے کہ سنت کے عاشق تھے۔

پنجاب میں اول اول آپ ہی نے وعظ شروع کیا اور توحید کا بیج بویا۔ گور پرستی اور شرک کی بیخ کنی کی بنیاد رکھی۔ اگر پنجاب میں آپ کو بانی اشاعت توحید و حدیث کہا جائے تو بجا ہے۔ آپ صاحب کرامات بزرگ تھے۔ اور صاحب کشف بھی تھے۔ آپ کے وعظ میں بڑی تاثیر تھی۔ صدہا آدمی آپ کا وعظ سن کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

مولانا محی الدین احمد قصوری مرحوم اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ ایک دن مولانا سید عبداللہ غزنوی نے کسی بات پر خفا ہو کر مولانا غلام رسول قلعوی سے فرمایا۔

"مولوی غلام رسول تو مولوی شدی' محدث شدی' عالم شدی' واعظ شدی' واللہ ہنوز مسلمان نشدی"۔

یہ کہنا تھا کہ مولوی غلام رسول فرش پر گر گئے اور تڑپنے لگے۔ پھر فرمایا۔ اور بولے "لا الہ الا اللہ" .....اس کے بعد مسجد کی در و دیوار سے "لا الہ الا اللہ" کی آواز آ رہی تھی۔

مولانا عبدالحی الحسنی فرماتے ہیں۔ کہ:

"انگریز حکومت کو مولانا غلام رسول قلعوی سے اتنا خوف لاحق تھا کہ آپ کے وعظ پر پابندی لگا دی تھی۔ اور بغیر اجازت سفر کرنے کی بھی اجازت نہ تھی"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(نزہتہ الخواطر ج ۸ ص ۳۵۰)

سنت رسول کے سچے عاشق اور شیدائی تھے کہ ان کی عمر ایک دن کم ۶۳ سال ہوئی۔

مولانا حافظ ابراہیم آروی رحمہ اللہ

(۱۲۶۴ھ۔۱۳۱۹ھ)

منتظم' مجاہد آپ کا شمار برصغیر کے مشہور واعظین میں ہوتا تھا۔ قوت تحریر و فصاحت تحریر میں یگانہ روزگار تھے۔ آپ کے وعظ و تبلیغ سے ہزاروں افراد راہ مستقیم پر آ گئے۔ وعظ کرتے تو خود بھی روتے اور سامعین کو بھی رلاتے۔ اتباع سنت اور زہد و عبادت میں ان کی مثال نہیں پیش کی جا سکتی۔

حضرت شیخ عبداللہ غزنویؒ کی صحبت میں کافی عرصہ گزارا۔ اور آپ سے اکتساب فیض کیا۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ ''مدرسہ احمدیہ آرہ'' کا قیام ہے۔ اور یہ مدرسہ اپنے عہد میں اہل حدیث بہار کی یونیورسٹی تھی۔

مولانا حافظ ابراہیم حق گوئی و بیباکی میں عدیم المثال تھے اور اس کے ساتھ نہایت بااخلاق' نیک نیت' سچے' اور جوشیلے تھے۔ ان کے ایک معاصر کی رائے ہے کہ حافظ ابراہیم آروی صوفی' واعظ' مدرس' ماہر تعلیم' اور اعلیٰ پایہ کے مصنف تھے۔

مولانا حافظ ابراہیم آروی نے ۷/ ذی الحجہ ۱۳۱۹ھ بحالت احرام مکہ معظمہ میں انتقال کیا اور جنت معلیٰ میں دفن ہوئے۔

(الحیاۃ بعد المماۃ ص ۲۶۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا رفیع الدین شکرانوی بہاریؒ

(۱۲۶۱ھ۔۱۳۳۸ھ)

مولانا رفیع الدین شکرانوی بڑے عالم' محدث' واعظ' محقق اور صوفی تھے۔ حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین دہلویؒ (م ۱۳۲۰) سے تفسیر و حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ مولانا سید شریف حسین بن مولانا محمد نذیر حسین دہلوی آپ کے ہم درس تھے۔ دہلی میں تحصیل حدیث کے بعد حضرت شیخ عبداللہ غزنوی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ان کی خدمت میں ۸ ماہ رہ کر اکتساب فیض کیا۔ اس کے بعد حج بیت اللہ کے لئے حجاز تشریف لے گئے۔ بڑے عبادت گزار' مجاہد' اور صوفی تھے۔ مطالعہ کے بڑے شوقین تھے۔ علوم اسلامیہ پر ان کی وسیع نظر تھی۔ اور ان کے وعظ میں بھی بڑی تاثیر تھی۔ تفسیر و حدیث میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ سینکڑوں افراد روزانہ ان کے وعظ میں شریک ہوتے تھے۔ تصنیف میں سنن ابی داؤد کا حاشیہ بنام "رحمۃ الودود" لکھا۔ ۱۳۳۸ھ میں انتقال کیا۔

(نزہۃ الخواطر ج ۸ ص ۱۵۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا قاضی طلاء محمد خان پشاوریؒ (م۱۳۱۰ھ)

مولانا قاضی طلاء محمد خان پشاوریؒ بڑے مشہور عالم' فاضل' محدث' فقیہ' عربی ادب کے بلند مرتبہ ادیب' عربی اور فارسی کے شاعر اور صاحب علم و فضل تھے۔ ان کا شجرہ نسب احمد شاہ ابدالی سے ملتا ہے۔ حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م۱۳۲۰) سے تفسیر و حدیث کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد حضرت شیخ عبداللہ غزنوی کی مصاحبت اختیار کی اور استفادہ کیا۔

آپ عربی زبان کے بڑے فصیح و بلیغ شاعر تھے۔ آپ کا یہ شعر عوام و خواص کی زبان پر ہے۔ جسے شیخ الاسلام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ (م۱۳۶۷ھ) اپنے اخبار ''اہل حدیث'' کے سرورق پر لکھا کرتے تھے۔ ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

نیز آپ کا یہ شعر بھی خاصی شہرت رکھتا ہے۔ ؎

ما اہل حدیثیم دغا را نہ شناسیم
باب الحیل این فقہاء را نہ شناسیم

(نزہۃ الخواطر۔ ج:۸ص:۱۹۹۔ الحیاۃ بعد المماۃ ص۲۵۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا محی الدین عبدالرحمٰن لکھویؒ

(۱۲۵۳ھ۔۱۳۱۲ھ)

آپ کا نام مولانا محی الدین بن حافظ محمد بن بارک اللہ بن حافظ احمد بن حافظ محمد امین تھا۔ حضرت شیخ عبداللہ غزنوی نے بوقت بیعت ''عبدالرحمٰن'' تحریر فرمایا۔ ۱۲۵۳ھ میں لکھو کے موضع فیروز پور (مشرقی پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ حفظ قرآن مجید سے تعلیم کا آغاز کیا۔ بعدازاں دہلی جا کر مولانا بشیرالدین قنوجی اور مفتی صدرالدین دہلوی سے استفادہ کیا۔ اور فراغت تعلیم کے بعد لکھوکے میں درس و تدریس شروع کی۔ تین سال بعد بالہام ربانی مولانا عبداللہ غزنوی کی خدمت میں غزنی کا سفر ہمراہ ایک خادم کیا۔ جب آپ نے مولانا عبداللہ غزنوی سے ملاقات کی تو آپ کے خادم نے حضرت شیخ غزنوی کی خدمت میں عرض کیا کہ:

''پدر ایں در پنجاب چراغ است''

حضرت شیخ عبداللہ غزنویؒ نے فرمایا کہ:

''این ان شاء اللہ آفتاب خواہد شد''

حضرت شیخ غزنویؒ کی صحبت میں رہ کر آپ صاحب کرامات ہوگئے۔ اتباع سنت میں اپنی زندگی بسر کردی۔ بہت خاموش طبع تھے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے وقت گفتگو کرتے تھے۔ تمام عمر کسی کی غیبت نہیں کی۔ آپ ایک عالم باعمل، بزرگ، متبع سنت، ملہم صوفی اور بڑے عابد، زاہد اور مرتاض تھے۔

۱۲/ ذی قعدہ ۱۳۱۲ھ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی اور روضہ اطہر کے پاس وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ عبدالمنان وزیر آبادیؒ

(۱۲۶۷ھ۔۱۳۳۴ھ)

شیخ الحدیث مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادیؒ (م۱۳۳۴ھ) حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ (م۱۳۲۰) کے ان لائق تلامذہ میں سے ہیں جنہوں نے حدیث کی تدریس اور نشرو اشاعت میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔

مولانا شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی (م۱۳۲۹ھ) لکھتے ہیں کہ:

"میں نے میاں سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ کے شاگردوں میں کسی کے شاگردان سے زیادہ نہیں دیکھے۔آپ نے پنجاب کو شاگردوں سے بھر دیا"۔

(نزہۃ الخواطر ج۸ص۳۱۱)

آپ نے حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ کے تلامذہ میں منفرد مقام حاصل کیا۔ کثرت درس میں حضرت میاں صاحب مرحوم ومغفور کے تلامذہ میں مغربی ہند (پنجاب) میں مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی (م۱۳۳۴ھ) اور مشرقی ہند (یوپی) میں مولانا حافظ عبداللہ محدث غازی پوری (م۱۳۲۷ھ) اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے۔ ان دونوں علمائے کرام کو"استاذ الاساتذہ" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

مولانا حافظ عبدالمنان ۱۲۶۷ھ میں ضلع جہلم کے ایک قصبہ میں پیدا ہوئے۔ سات سال کی عمر میں تعلیم کا آغاز کیا۔ ۹ سال کی عمر میں مکفوف البصر ہوگئے۔ مختلف اساتذہ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی اور مولانا شیخ عبدالحق محدث بنارسی سے حدیث میں استفادہ کیا۔ اس کے بعد حضرت شیخ مولانا سید عبد اللہ غزنوی کی خدمت میں پورے دو سال رہ کر اکتساب فیض کیا۔ ۱۲۹۲ھ میں وزیر آباد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ گئے۔ اور یہاں ''دارالحدیث'' کے نام سے ایک دینی درس گاہ قائم کی۔ آپ نے اپنی زندگی میں ۴۰ مرتبہ سے زیادہ صحاح ستہ کا درس دیا۔ آپ کے تلامذہ میں برصغیر (پاک و ہند) کے ممتاز علمائے کرام شامل ہیں۔

مثلاً۔

شیخ الاسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ھ)

مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (م ۱۳۷۵ھ)

مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی (م ۱۳۶۸ھ)

مولانا عبدالحمید سوہدروی (م ۱۳۳۰ھ)

شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل السلفی (م ۱۳۸۷ھ)

مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی (م ۱۴۰۵)

مولانا حافظ عبدالمنان تفسیر' حدیث' جرح وتعدیل' اسماء الرجال' لغت' ادب اور صرف و نحو میں مکمل دسترس رکھتے تھے۔ حضرت شیخ عبداللہ غزنوی کی صحبت کا خاص اثر تھا۔ عبادت و ریاضت میں بھی عدیم المثال تھے۔ اور صاحب کرامات تھے۔

۱۶/ رمضان ۱۳۳۴ھ/ ۱۶/ جولائی ۱۹۱۶ء کو وزیرآباد میں انتقال کیا۔

(تاریخ اہل حدیث ص: ۴۲۷ تا ۴۳۰؛ نزہۃ الخواطر ج ۸ ص ۳۱۱ تا ۳۱۲)

مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی رحمہ اللہ

(۱۲۶۳ھ۔۱۳۴۸ھ)

حضرت شیخ عبداللہ غزنوی (م ۱۲۹۸ھ) سے مستفیض ہونے والے علمائے کرام میں حضرت مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی (۱۲۶۳ھ۔۱۳۴۸ھ) بھی شامل ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا سید عبدالحی الحسنی (م ۱۳۴۱ھ) آپ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''آپ شیخ، محدث، عالم باعمل، متفرع، متوکل، اور باہمت تھے۔ اور اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ مدد طلب کرتے تھے''۔

(نزہۃ الخواطر ج ۸ ص ۳۹۹)

۱۲۶۳ھ آپ کا سن ولادت ہے۔ مختلف اساتذہ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوی (م ۱۳۱۱ھ) سے حدیث شریف میں استفادہ کیا۔ اس کے بعد حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) سے بھی تفسیر و حدیث میں تحصیل کی۔ دہلی سے فراغت تعلیم کے بعد حضرت شیخ عبداللہ غزنوی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کی خدمت میں تین ماہ رہ کر کافی فیض اٹھایا۔

مولانا سید عبداللہ غزنوی سے مماثلت

مولانا سید عبداللہ غزنوی کا حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی کی خدمت میں حدیث کی تعلیم حاصل کرنے کا ایک واقعہ مولانا فضل حسین بہاری مؤلف ''الحیاۃ بعد المماۃ'' نے نقل کیا ہے اور یہ واقعہ ایک خواب کی صورت میں پیش آیا۔

مولانا سید عبداللہ غزنوی بیان فرماتے ہیں کہ:

''ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ اپنے مکان کی چھت سے سیڑھی کے ذریعہ نیچے صحن میں اتر رہا ہوں۔ جب صحن مکان میں اتر آیا تو ایک چراغ روشن پایا۔ اور اپنی بغل میں صحیح بخاری دیکھی، پس صحیح بخاری کو کھول کر چراغ کی روشنی میں پڑھنے کا ارادہ کیا جب کھول کر دیکھا تو صحیح بخاری گرد و غبار کی وجہ سے اس درجہ سیاہ ہو چکی تھی کہ اس کے حروف پڑھے نہیں جا سکتے تھے۔ آخر کار رومال پکڑ کر میں نے اسے صاف کرنا شروع کر دیا۔ ورق ورق صاف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے اخیر تک پہنچ گیا۔ صرف تھوڑے ورق باقی رہ گئے تھے تو میں تھک کر ماند ہو گیا۔ اور آہ سرد بھری کہ اللہ اکبر! کس درجہ تکلیف اٹھانی پڑی ہے۔ اس خواب میں مجھے اپنا چہرہ بھی نظر آ رہا تھا۔ جھاڑنے اور صاف کرنے سے میرے چہرے اور دانتوں پر گرد پڑی دکھائی دے رہی تھی۔

اس خواب کی تعبیر میں مجھے حیرانی ہوئی۔ صبح ہوتے ہی ایک شخص صحیح بخاری لے آیا۔ اور اس کی شرح بھی مل گئی۔ اور ساری کتاب کا مطالعہ کر لیا۔ اور سنت کی تابعداری کا داعیہ محکم ہو گیا اور حدیث پر عمل کرنا شروع ہو گیا۔ اتفاقاً دہلی کا سفر درپیش ہوا۔ جو کہ ہمارے ملک سے بہت نچلی طرف واقع ہے۔ دہلی پہنچ کر بخدمت شریف خاتم المحدثین شیخنا و سید نذیر حسین صاحب حاضر ہوا۔ اور صحیح بخاری شریف کا پڑھنا شروع کیا۔ اسی زمانے میں غدر دہلی واقع ہوا۔ عین بلوہ کے زور شور میں جب کہ موت سر پر منڈلا رہی تھی۔ اور ہر ایک کو اپنی جان کی فکر ہو رہی تھی میں پورے اطمینان سے حضرت میاں صاحب سے صحیح بخاری پڑھنے میں مشغول تھا۔ یہاں تک کہ انگریز دوبارہ قابض اور بحال ہو گئے اور انہوں نے لوگوں کو دہلی سے باہر نکال دیا۔ ان دنوں میری صحیح بخاری ختم ہونے والی تھی، مگر بوجہ دہلی والوں کے منتشر ہونے کے میرے اور سید صاحب (میاں نذیر حسین) کے درمیان جدائی ہو گئی۔ اور چند اوراق باقی رہ گئے۔ جس پر میرے خواب کی تعبیر یوں ظاہر ہوئی کہ...

میرے مکان کی چھت کے نیچے کی صحن دہلی ہوئی جو کہ ہمارے ملک سے نشیب یا ڈھلان میں ہے۔

اور سید صاحب انوار نبوت محمدیہ کے روشن چراغ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور صحیح بخاری کے جھاڑنے کی تعبیر پڑھنا

اور مشقت و تکلیف کی تعبیر عین غدر کے وقت پڑھنا

اور جو اوراق صاف کرنے سے رہ گئے..وہی پڑھنے سے باقی رہ گئے۔

(الحیاۃ بعد المماۃ ص ۲۷۲/۳۵۱)

مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی مرحوم و مغفور کا واقعہ بھی اسی طرح کا ہے۔

مولوی ابو یحییٰ امام خان نوشہری (م ۱۹۶۷ء) جو حضرت مولانا غلام نبی الربانی کے شاگرد تھے اور صاحب تصانیف کثیرہ تھے ان کی روایت ہے کہ سوہدرہ کے حنفی عالم سید نور شاہ مرحوم جو "السعید من سعدفی بطن امه" میں سے تھے انہوں نے بیان فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ سوہدرہ کی مغربی جانب سے ایک نور چمکا جو ستون کی شکل میں آسمان کو چھوتا ہوا نکل گیا۔

اس خواب کی تعبیر خود سید نور شاہ مرحوم نے یہ فرمائی کہ:

اس نور کا مبدا مولانا غلام نبی الربانی ہیں۔

(مولانا غلام نبی الربانی کی رہائش سوہدرہ کے مغربی جانب تھی)

حضرت سید عبد اللہ غزنوی نے خواب میں صحیح بخاری کو خاک آلودہ دیکھا اور صاف کیا۔ اور مولانا غلام ربانی مرحوم نے خواب میں دیکھا کہ مسجد کے کوڑا کرکٹ اٹھا کر باہر پھینک رہا ہوں۔ مولانا غلام نبی الربانی مرحوم نے اس خواب کا تذکرہ حضرت شیخ عبد اللہ غزنوی سے کیا تو آپ نے فرمایا:

الحمد للہ است این رویاء صادق است' برائے شما همه مبارك است ان شاء اللہ۔ ان شاء الله از تودر دین اسلام کارے خواهد شد که این را از شرك و بدعت پاك خواهد نمود ' مراد از مسجد این

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام است ، خس و خاشاک بیرون کردن کفر ــــــ

یا

دین از شرک و بدعت پاک نمودن است۔

(اہل حدیث امرتسر ۱۱/ اپریل ۱۹۱۹ء)

حضرت شیخ عبداللہ غزنوی کو دین اسلام کی نشر واشاعت' توحید وسنت کی ترقی وترویج اور شرک وبدعت کی تردید وتوبیخ کے سلسلہ میں مصائب وآلام کا شکار ہونا پڑا۔ اسیر زنداں بھی ہوئے اور جلاوطنی بھی قبول کی۔ لیکن حضرت شیخ غزنوی کے پائے استقامت میں لغزش نہیں آئی۔

اسی طرح مولانا غلام نبی الربانی کو بھی اہل بدع کی طرف سے مصائب وآلام کا شکار ہونا پڑا۔

مولانا حکیم عبدالحی الحسنی (م ۱۳۴۱ھ) لکھتے ہیں۔

> توحید وسنت کی اشاعت کے سلسلہ میں آپ کو بڑی بڑی اذیتیں احناف کی طرف سے اٹھانی پڑیں۔ ان لوگوں نے ان کے خلاف ایسا محاذ قائم کیا تھا جس سے بڑا کوئی کیا محاذ بنائے گا۔ ان کو بدعتی قرار دیا گیا' مناظرہ کیا اور ہٹ دھرمیاں بھی کیں' لیکن وہ ثابت قدم رہے انہوں نے نہ تو مداہنت برتی نہ کسی چیز کی پرواہ کی۔

(نزہۃ الخواطر ج ۸ ص ۳۹۹)

مولانا غلام نبی الربانی نے ۴/ ذی الحجہ ۱۳۴۸ھ/ ۳ مئی ۱۹۳۰ء کو سوہدرہ میں انتقال کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صوفی عبداللہ

حضرت صوفی عبداللہ کا تعلق وزیرآباد سے تھا ان کا اصل نام سلطان احمد تھا - اور کشمیری خاندان سے تعلق رکھتے تھے - جب تحریک مجاہدین میں شامل ہوئے - تو ان کا نام ''عبداللہ،، رکھا گیا - اور اسی نام سے مشہور ہوئے - استاد پنجاب مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیرآبادی کے فیض یافتہ تھے - بعد میں مولانا فضل الٰہی وزیرآبادی امیر المجاہدین کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے - اور وزیرآباد سے ہجرت کر کے چمرکنڈ تشریف لے گئے - تحریک مجاہدین میں صوفی عبداللہ صاحب کی خدمات قابل قدر ہیں - اور ان کی مجاہدانہ خدمات کا اعتراف مولانا غلام رسول مہر نے اپنی کتاب ''سرگذشت مجاہدین،، میں کیا ہے -

صوفی عبداللہ صاحب نے ۱۹۲۱ء میں اوڈانوالہ میں ''تقویۃ الاسلام،، کے نام سے ایک دینی مدرسہ کا اجراء کیا - بعد میں صوفی صاحب نے ۱۹۶۵ء میں تعلیم الاسلام کے نام سے ماموں کانجن میں بھی مدرسہ قائم کیا - یہ مدرسہ ۸۰ سال سے دین اسلام اور توحید و سنت کی اشاعت میں مصروف ہے - اس مدرسہ میں جلیل القدر علمائے اہلحدیث تدریسی خدمات انجام دے چکے ہیں مثلاً :-

مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی، مولانا حافظ محمد اسحاق حسینوی، مولانا محمد عطاء اللہ حنیف، مولانا محمد اسحاق چیمہ، مولانا محمد عبدہ، مولانا عبدالرحمان لکھوی، مولانا پیر محمد یعقوب' مولانا محمد داؤد راغب رحمانی' مولانا عبداللہ مظفر گڑھی، مولانا محمد صادق خلیل، مولانا حافظ عبداللہ بڈھیمالوی، مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی، اور مولانا عبدالعزیز علوی وغیرھم -

صوفی عبداللہ صاحب جب اس مدرسہ کے مہتمم تھے - ان کے انتقال کے بعد مولانا محمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیمان وزیر آبادی بن مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی اس کے مہتمم مقرر ہوئے اور ان کے انتقال کے بعد مولانا خالد گھر جاکھی بھی کچھ عرصہ مہتمم رہے۔

آج کل مولانا عبدالقادر ندوی اس کے صدر اور مہتمم ہیں۔

صوفی عبداللہ کا شمار اہل اللہ میں ہوتا تھا۔ آپ مستجاب الدعوات تھے۔ ۲۳ مارچ ۱۹۷۵ء کو راقم صوفی صاحب کی خدمت میں ماموں کانجن حاضر ہوا۔ میرے ساتھ مولانا عبدالرحمان عتیق وزیر آبادی اور حافظ ملک محمد یعقوب سوہدروی بھی تھے۔ مغرب سے کچھ پہلے ہم صوفی صاحب کے کمرہ میں بیٹھے تھے کہ ایک دم تیز بارش شروع ہوگئی۔ بارش اتنی تیز تھی۔ کہ ہم لوگ مسجد نہیں جا سکتے تھے۔ جو چند گز کے فاصلہ پر تھی۔ مولانا قاضی محمد اسلم سیف مرحوم نے صوفی صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔

بابا جی دعا فرمائیں بارش بہت تیز ہو رہی ہے اور بہت سے درخت بھی گر گئے ہیں۔ ہوا بھی بہت تیز ہے۔

صوفی صاحب نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا۔

اے اللہ! بارش بند کر دے۔ اس کو پہاڑوں پر لے جا۔

میرا چشم دید واقعہ ہے۔ کہ صوفی صاحب کی زبان سے یہ کلمات ادا ہوئے۔ اور بارش ایک دم تھم گئی۔ اور ہم سب لوگ مسجد میں نماز مغرب ادا کرنے کے لئے چلے گئے۔

صوفی عبداللہ صاحب نے ۲۸ اپریل ۱۹۷۵ء میں تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں انتقال کیا اور جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کے احاطہ میں دفن ہوئے۔

مکتبہ دار العلوم المحمدیہ
کتاب نمبر ....
لوکو ورکشاپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مآخذ ومراجع

۱	غایۃ المقصود لحل سنن أبي داود (عربی)	مولانا شمس الحق عظیم آبادی (۱۳۲۹ھ)
۲	مفتاح کنوز السنۃ (عربی)	محمد عبدالباقی
۳	نزہۃ الخواطر جلد ۸ (عربی)	حکیم سید عبدالحی الحسنی ۱۳۴۲ھ
۴	تقصار جیود الاحرار (فارسی)	نواب سید صدیق حسن خان (۱۳۰۷ھ)

اردو کتب ورسائل

۵	الحیاۃ بعد المماۃ	مولانا فضل حسین مہدانوی بہاری
۶	تاریخ اہل حدیث	مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (۱۹۵۶ء)
۷	تراجم علمائے حدیث ہند	مولوی ابو یحییٰ امام خان نوشہروی (۱۹۶۶ء)
۸	حیاۃ عبدالحی	مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (م۱۹۹۹ء)
۹	داود غزنوی	سید ابوبکر غزنوی (م۱۹۶۷ء)
۱۰	کاروان ایمان وعزیمت	مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (م۱۹۹۹ء)
۱۱	سوانح عمری مولانا سید عبداللہ غزنوی	مولانا عبدالجبار غزنوی (م۱۳۳۱ھ)
		مولانا غلام رسول قلعوی (م۱۲۹۱ھ)
۱۲	ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک	مولانا مسعود عالم ندوی (م۱۹۵۴ء)
۱۳	ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات	مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہروی (م۱۹۶۶ء)
☆	اہل حدیث امرتسر	۱۱/اپریل ۱۹۱۹ء
☆	اہل حدیث لاہور	خدمات اہل حدیث نمبر
☆	ترجمان دہلی	مارچ ۱۹۶۸ء
☆	نقوش لاہور	مکاتیب نمبر
☆	معارف اعظم گڑھ	جلد ۲۴ نمبر ۴ ص ۲۱۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری مطبوعات درج ذیل مکتبات سے بھی مل سکتی ہیں

1-مکتبہ دارالسلام-رحمان مارکیٹ-اردو بازار لاہور-فون:7120054

2-مکتبہ دارالبر-بالمقابل سروس اسٹیشن ڈگری کالج چوک اصغر مال روڈ-راولپنڈی

3-المکتبۃ السلفیہ-شیش محل روڈ لاہور-فون:7237184

4-مکتبہ دارالسلام-نزد تھانہ بوھڑ گیٹ-ملتان-فون:541229

5-فاروقی کتب خانہ-بیرون بوھڑ گیٹ-ملتان-فون:541809

6-دارالفرقان-الفضل مارکیٹ-اردو بازار لاہور-فون:7231602

7-اسلامی اکادمی-اردو بازار لاہور-فون:7357587

8-مکتبۃ الدعوۃ السلفیہ-نزد محمدی مسجد پکا قلعہ حیدر آباد سندھ-فون:34441

9-محمدی کتاب گھر-مٹھی-تھر-سندھ-فون:02342-61375

10-علمی کتاب گھر اردو بازار-کراچی-فون:2624097

11-مکتبہ اصحاب الحدیث حسن مارکیٹ-لاہور-فون:7242850

12-مکتبہ قدوسیہ-رحمان مارکیٹ اردو بازار-لاہور-فون:7351124

13-مدینہ کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ-

14-حسن بک اسٹال مسجد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ-ڈیفنس سوسائٹی فیز 4 کراچی فون:5896959

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

20—4

مکتبۃ السنۃ کی دیگر مطبوعات

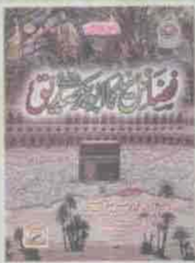

اشاعتِ اسلام کا منہج سلف صالحین کے طرز پر عظیم مرکز

Designed by Fair Fan